کوئٹہ بلوچستان اور راولاکوٹ آزادکشمیر سے بیک وقت شائع ہونیوالا پہلا قومی اخبار

Daily FARZAND-E-KASHMIR Quetta

ABC CERTIFIED

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

روزنامہ فرزندِ کشمیر

کوئٹہ

راولاکوٹ

بانی : محمد شوکت

جلد 21 | بدھ | 15 جولائی 2026ء | 29 محرم الحرام 1448ھ | قیمت 5 روپے | شمارہ نمبر 428

Web:- www.farzand-e-kashmir.pk

ریاست کی سالمیت، خودمختاری اور قومی سلامتی پر کسی قسم کا سمجھوتہ ممکن نہیں، سرفراز بگٹی

آئینِ پاکستان کے دائرے میں رہتے ہوئے ہر قسم کے مذاکرات کے لیے حکومت کے دروازے کھلے ہیں، وزیر اعلیٰ بلوچستان

نوجوانوں کا اعتماد صرف شفاف، غیر جانبدار اور میرٹ پر مبنی نظام کے ذریعے ہی بحال کیا جا سکتا ہے، سرفراز بگٹی

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ پاکستان اور بلوچستان ایک دوسرے سے لازم وملزوم ہیں اور یہ رشتہ تا قیامت قائم ودائم رہے گا۔ انہوں نے واضح کیا کہ ریاست کی سالمیت، خودمختاری اور قومی سلامتی پر کسی قسم کا سمجھوتہ ممکن نہیں، آئینِ پاکستان کے دائرے میں رہتے ہوئے ہر قسم کے مذاکرات کے لیے حکومت کے دروازے کھلے ہیں ان خیالات کا اظہار انہوں نے 20 ویں نیشنل ورکشاپ بلوچستان کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کیا وزیراعلیٰ نے کہا کہ تشدد، سوشل میڈیا پر پھیلایا جانے والا ریاست مخالف پروپیگنڈا اور دہشت گردوں کی اپولوجسٹ وائسز ریاست کے خلاف نفرت اور انتشار کو فروغ دے رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسی حربوں کے ذریعے ریاستِ (بقیہ 2 صفحہ 3 پر)

وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی 20 ویں نیشنل ورکشاپ بلوچستان کے شرکاء سے خطاب کررہے ہیں

سحاق ڈار کی زیر صدارت سول اعزازات کیلئے موصول نامزدگیوں کا جائزہ اجلاس

سول اعزازات کی عطاء کا عمل شفاف، منصفانہ اور مکمل طور پر میرٹ کی بنیاد پر ہونا چاہئے، نائب وزیراعظم کی ہدایت

اسلام آباد (این این آئی) نائب وزیراعظم و وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے منگل کو سول اعزازات کے لئے موصول ہونے والی نامزدگیوں کا جائزہ لینے کے حوالے سے ایک اجلاس کی صدارت کی۔ نائب وزیراعظم ووزیر خارجہ نے اس بات پر زور دیا کہ سول اعزازات کی عطاء کا عمل شفاف، منصفانہ اور مکمل طور پر میرٹ کی بنیاد پر ہونا چاہئے تا کہ ان افراد کو قومی سطح پر خراجِ تحسین (بقیہ 4 صفحہ 3 پر)

قومی افرادی قوت کی قدرتی استعداد کی بہترین نشو ونما کیلئے بلاتفریق رنگ ونسل ہر مرد وخواتین کو یکساں مواقع کی فراہمی حکومتی ترجیحات میں شامل ہے

عالمی معیشت مستقبل کے روزگار کی نئی جہتیں متعین کررہی ہیں، شہباز شریف

ہمارے نوجوان ہمارا قیمتی قومی اثاثہ ہیں جو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ تعلیم وتربیت، کردار اور مہارت کے ذریعے تابندہ مستقبل کی جانب ترقی کے منازل طے کر رہے ہیں، شہباز شریف

آج ڈیجیٹل جدت، ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، مصنوعی ذہانت اور تیزی سے بدلتی ہوئی عالمی معیشت مستقبل کے روزگار کی نئی جہتیں متعین کر رہی ہیں، وزیراعظم

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ ہمارے نوجوان ہمارا قیمتی قومی اثاثہ ہیں، قومی افرادی قوت کی قدرتی استعداد کی بہترین نشو ونما کے لیئے بلاتفریق رنگ ونسل ہر مرد وخواتین کو یکساں مواقع کی فراہمی حکومتی ترجیحات میں شامل ہے۔ وزیراعظم نے نوجوانوں کی ہنرمندی/ پیشہ وارانہ مہارت کے عالمی دن کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا کہ پاکستان آج اقوام عالم کے ساتھ ہم آواز ہوکر نوجوانوں کی ہنرمندی و پیشہ وارانہ مہارت کے عالمی دن پر نوجوانوں کی قدرتی صلاحیتوں، عزم اور انکی استعداد کار کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے نوجوان ہمارا قیمتی قومی اثاثہ ہیں جو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ تعلیم وتربیت، کردار اور مہارت کے ذریعے تابندہ مستقبل کی جانب ترقی کے منازل طے کر رہے ہیں، آج ڈیجیٹل جدت، ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، مصنوعی ذہانت اور تیزی سے بدلتی ہوئی عالمی معیشت مستقبل کے روزگار کی نئی جہتیں متعین کررہی ہیں۔ اس نئے دور میں بین الاقوامی معیار کی مہارت ترقی (بقیہ 1 صفحہ 3 پر)

مچھ، لیبر فیڈریشن بلوچستان کے صدر لالا سلطان مائن ریسکیو سینٹر کا افتتاح کررہے ہیں

پائیدار اور خوشحال مستقبل کی تعمیر جدید مہارتوں سے لیس نوجوانوں ہی کے ذریعے ممکن ہے، سردار ایاز صادق

پارلیمان نوجوانوں میں فنی و پیشہ وارانہ تعلیم، جدید مہارتوں، تحقیق اور جدت کے فروغ کیلئے موثر قانون سازی کیلئے پرعزم ہے، سپیکر قومی اسمبلی

اسلام آباد (این این آئی) سپیکر قومی اسمبلی سردار ایاز صادق نے کہا ہے کہ پاکستان کی 60 فیصد سے زائد آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے لہذا انہیں جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے فنی، تکنیکی اور پیشہ وارانہ مہارتوں سے آراستہ کرنا قومی ترقی، معاشی استحکام اور عالمی مسابقت کے لئے ناگزیر ہے، آج ٹیکنالوجی کے میدان میں تیزی سے انقلابی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں اور وہی قومیں ترقی کی منازل طے کر رہی ہیں جو اپنے نوجوانوں کو علم، ہنر اور جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ کر رہی ہیں۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار نوجوانوں کی (بقیہ 28 صفحہ 3 پر)

کوئٹہ شہر میں امن نہیں رہا، حکومت امن وامان بحال کرے، عوامی مسائل پر مجرمانہ خاموشی دراصل حکومتی نااہلی کے سوا کچھ نہیں

عوام مشکلات سے دوچار ہیں، پارٹی میں عوام کی شمولیت درست سیاست پر مہر تصدیق ہے، عبدالقہار خان

کوئٹہ (این این آئی) پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ عوامی مسائل پر مجرمانہ خاموشی دراصل حکومتی نااہلی کے سوا کچھ نہیں، عوام کو بنیادی سہولیات سے محروم رکھ کر مشکلات سے دوچار کیا گیا ہے، زیرزمین پانی کی سطح انتہائی زیادہ نیچے گرچکی ہے، پینے کے صاف پانی کی قلت اور عوام کو فراہمی میں متعلقہ محکمے اور حکومت مسلسل غفلت کا مظاہرہ کررہے ہیں۔

بلوچستان، فتنہ الخوارج کیخلاف آپریشن شعبان جاری، مزید 2 خارجی ہلاک، مجموعی تعداد 85 ہوگئی

راولپنڈی (این این آئی) پاک فوج، ایف سی بلوچستان اور پولیس کا (بقیہ 5 صفحہ 3 پر)

وزیر دفاع نے مولانا فضل الرحمان کے بیان کو شہداء کی قربانی کی توہین قرار دے دیا

فوجی جوانوں کی وطن کیلئے قربانی کو انکی تنخواہ سے جوڑنا نہ صرف غیر منصفانہ بلکہ شہداء اور انکے خاندانوں کی دل آزاری ہے، بیان

اسلام آباد (این این آئی) وزیر دفاع خواجہ آصف نے مولانا فضل الرحمان کے حالیہ بیان کو شہداء کی قربانی کی توہین قرار دے دیا۔ ایک بیان میں وزیر دفاع خواجہ آصف نے کہا کہ مولانا فضل الرحمان ایک کہنہ مشق سیاست دان اور ممتاز مذہبی رہنما ہیں، ان سے الفاظ کے انتخاب میں زیادہ ذمہ داری کی توقع کی جاتی ہے، فوجی جوانوں کی وطن کیلئے قربانی کو انکی تنخواہ سے جوڑنا نہ صرف غیر (بقیہ 3 صفحہ 3 پر)

فیلڈ مارشل عاصم منیر کی رجب طیب اردوان سے ملاقات، باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کیا گیا

دونوں ممالک مشترکہ فوجی مشقوں، دفاعی پیداوار، ڈرون ٹیکنالوجی، بحری منصوبوں اور عسکری تربیت سمیت متعدد شعبوں میں قریبی تعاون جاری رکھے ہوئے ہیں، پورٹ

اسلام آباد/انقرہ (این این آئی) چیف آف آرمی اسٹاف اور چیف آف ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل سید عاصم منیر نے دوروزہ سرکاری دورہ ترکیہ کے دوران انقرہ میں ترک صدر رجب طیب اردوان سے اہم ملاقات کی جس میں باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ترک ایوانِ صدر کے مطابق ملاقات انقرہ ایئرپورٹ پر ہوئی، جہاں صدر اردوان قطر کے سرکاری دورے پر روانگی سے قبل فیلڈ مارشل عاصم منیر سے ملے۔ ملاقات میں ترکیہ کے نائب صدر جودت یلماز، چیف آف جنرل اسٹاف جنرل سلجوق بائر اکتار اولو اور قومی انٹیلی جنس ادارے (ایم آئی ٹی) کے سربراہ ابراہیم قالن بھی شریک تھے۔ سرکاری ذرائع نے ملاقات کی اندرونی تفصیلات جاری نہیں کیں تاہم سفارتی اور دفاعی حلقوں کے مطابق دونوں رہنماؤں کے درمیان پاک۔ترک دفاعی تعاون، دفاعی صنعت میں اشتراک، علاقائی سلامتی، مشرقِ وسطیٰ کی تازہ صورتحال اور دونوں ممالک کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید وسعت دینے کے امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات ایسے وقت میں ہوئی ہے جب پاکستان اور ترکیہ کے درمیان دفاعی تعلقات مسلسل مضبوط ہو رہے ہیں، دونوں ممالک مشترکہ فوجی مشقوں، دفاعی پیداوار، ڈرون ٹیکنالوجی، (بقیہ 30 صفحہ 3 پر)

پاکستان اپنی قدرتی وراثت، دریائے سندھ، حیاتیاتی تنوع اور ماحول کے تحفظ کے لیے سنجیدہ اور پرعزم ہے، مصدق ملک

حکومت دریائے سندھ کو ایک لیونگ انڈس اور وادی سندھ کو ایک زندہ تہذیب کے طور پر محفوظ رکھنے کے لیے پرعزم ہے، وفاقی وزیر

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر موسمیاتی تبدیلی و ماحولیاتی ہم آہنگی ڈاکٹر مصدق ملک نے انڈس بلائنڈ ڈولفن کے تحفظ کے لیے اجتماعی اقدامات پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ معدوم ہوتی انڈس ڈولفن کو وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے مل کر بچایا، انڈس ڈولفن کئی تہذیبوں سے بھی پرانی ہے، جدید ڈولفن ریسکیو ایمبولنس تقریباً 200 کلومیٹر کے علاقے میں خدمات سرانجام دے گی، اب تک 220 پھنس جانے والی انڈس ڈالفنز کو کامیابی سے ریسکیو کیا جا چکا ہے، ماحولیاتی تباہی سے بچنے کے لئے اجتماعی اقدامات درکار ہیں، ماحولیاتی تباہی کے آبی و جنگلی حیات پر بھی سنگین اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے منگل کو اسلام آباد میں ورلڈ وائلڈ لائف فنڈ کے زیر اہتمام انڈس ڈولفن ایمبولینس کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ انڈس بلائنڈ ڈولفن دریائے سندھ کی قدیم ترین حیات (بقیہ 13 صفحہ 3 پر)

خضدار اور جھالاوان کے عوام کو کسی صورت تنہا نہیں چھوڑا جائے گا، امیر حمزہ خان زہری

عوامی مسائل ان کی دہلیز پر حل کرنا ان کی اولین ترجیح ہے، بائی مشیر بلدیات و دیہی ترقی

کوئٹہ (این این آئی) صوبائی مشیر بلدیات و دیہی ترقی نوابزادہ امیر حمزہ خان زہری سے خضدار سے تعلق رکھنے والے مختلف سیاسی و قبائلی عمائدین، معتبرین اور سائلین نے ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران وفود نے اپنے علاقوں کو درپیش مسائل، ترقیاتی ضروریات اور عوامی مشکلات سے آگاہ کیا اس موقع پر صوبائی مشیر نوابزادہ امیر حمزہ خان زہری نے وفود سے (بقیہ 21 صفحہ 3 پر)

بیرونِ ملک مقیم پاکستانی عالمی منڈیوں اور پاکستان کے درمیان مضبوط معاشی پل تعمیر کر رہے ہیں، چیئرمین سینیٹ

یوسف رضا گیلانی کا اوورسیز پاکستانی کاروباری برادری سے مضبوط شراکت داری، سرمایہ کاری اور معاشی تعاون کے فروغ پر زور

اسلام آباد (این این آئی) چیئرمین سینیٹ پاکستان سید یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ اوورسیز پاکستانی ملک کا قیمتی اثاثہ اور پاکستان کے حقیقی سفیر ہیں جو اپنی دیانت، محنت، پیشہ وارانہ صلاحیتوں اور کاروباری کامیابیوں کے ذریعے نہ صرف پاکستان کا مثبت تشخص دنیا بھر میں اجاگر کر رہے ہیں بلکہ بین الاقوامی منڈیوں، سرمایہ کاری، جدید ٹیکنالوجی اور معاشی مواقع کو پاکستان سے جوڑنے میں بھی کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار سینیٹ آف پاکستان میں نیویارک چیمبر آف سمال بزنس کارپوریشن، امریکہ کے بانی صدر سید علمدار حسین شاہ کی قیادت میں امریکہ، متحدہ عرب امارات، قطر اور پاکستان سے تعلق رکھنے والے ممتاز کاروباری رہنماؤں پر مشتمل وفد کے اعزاز میں (بقیہ 29 صفحہ 3 پر)

خواتین کو سیاسی، معاشی اور سماجی میدان میں بااختیار بنانا نہ صرف انسانی حقوق کا تقاضا ہے

پاکستان خواتین کے حقوق کے تحفظ، صنفی مساوات اور خواتین کی سیاسی و سماجی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے عملی اقدامات پر یقین رکھتا ہے، سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری

اسلام آباد (این این آئی) سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے انسانی حقوق کی چیئرپرسن، سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری نے اسلامی تعاون تنظیم او آئی سی کی 9 ویں وزارتی کانفرنس برائے خواتین میں پاکستان کی نمائندگی کرتے ہوئے خواتین کو بااختیار بنانے، سیاسی شمولیت، مؤثر قیادت اور فیصلہ سازی میں ان کے فعال کردار کے حوالے سے پاکستان کا مؤقف بھرپور انداز میں پیش کیا۔

بلوچستان سے نفرتوں اور قبائلی دشمنوں کے خاتمے کیلئے ہمیں ملکر کام کرنا ہوگا، لالہ یوسف خلجی

بصورت دیگر آنے والی نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی، بلوچستان امن جرگے کے سربراہ

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان امن جرگے کے سربراہ لالہ یوسف خلجی نے کہا ہے کہ بلوچستان سے نفرتوں اور قبائلی دشمنوں کے خاتمے کیلئے ہمیں ملکر کام کرنا ہوگا بصورت دیگر آنے والی نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی، صوبے میں آئے روز دہشتگردی کے واقعات میں بے گناہ اور معصوم افراد کو شہید کیا جارہا ہے ہمیں سیاست سے بالاتر ہوکر صوبے میں (بقیہ 9 صفحہ 3 پر)

پولیومہم کو کامیاب بنانے کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں، ڈپٹی کمشنر کوئٹہ

کوئٹہ (این این آئی) ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہر اللہ بادینی کی زیر صدارت انسدادِ پولیو مہم کے پہلے روز کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں متعلقہ محکموں کے افسران، محکمہ صحت، ای پی آئی، (بقیہ 8 صفحہ 3 پر)

نئی تاریخ رقم کردی، پاکستان کی آئی ٹی برآمدات میں 29 فیصد اضافی

گزشتہ مالی سال کے 3.475 ارب ڈالر کے مقابلے میں 2025-26 میں ریکارڈ 4.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان کے آئی ٹی شعبے نے برآمدات میں نئی تاریخ رقم کر دی۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان کی آئی ٹی برآمدات مالی سال 2025-26 میں ریکارڈ 4.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جو گزشتہ مالی سال کے 3.475 ارب ڈالر کے مقابلے میں تقریباً 29 فیصد زیادہ ہے۔

بلوچستان میں بڑھتی ہوئی بدامنی، قتل وغارت اور امن وامان کی ابتر صورتحال صوبائی حکومت کی ناکام پالیسیوں کا نتیجہ ہے، آل پارٹیز کیچ

تربت (این این آئی) آل پارٹیز کیچ نے زیارت کے علاقے مانگی ڈیم میں پولیس پر ہونے والے دہشت گرد حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے شہید ہونے (بقیہ 7 صفحہ 3 پر)

بی آر اے نے ڈاکٹروں اور ہسپتالوں کو رجسٹریشن اور ٹیکس تعمیل کیلئے نوٹسز جاری کردیئے

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے وژن، وزیر خزانہ بلوچستان میر شعیب نوشیروانی کی رہنمائی اور چیئرمین بلوچستان ریونیو اتھارٹی عبداللہ خان (بقیہ 14 صفحہ 3 پر)

نصیرآباد، ڈپٹی کمشنر نصیرآباد ورنیدر لعل ڈسٹرکٹ ریکروٹمنٹ کمیٹی کے منعقدہ اجلاس کی صدارت کررہے ہیں

وفاقی تحقیقاتی ادارے ایف آئی اے نے 400 کلو چاندی کی چوری کیس میں سابق کلیکٹر کسٹم سمیت 5 مزید ملزمان گرفتار کرلیا

کوئٹہ (این این آئی) وفاقی تحقیقاتی ادارے ایف آئی اے نے 400 (بقیہ 13 صفحہ 3 پر)

کوئٹہ شہر کو دو اضلاع میں تقسیم کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں، چوہدری نعیم کریم

حکومت کے اس مثبت فیصلے کوئٹہ کے عوام کے مسائل حل کرنے اور انہیں بنیادی سہولیات کی فراہمی میں مدد ملے گی، فوکل پرسن پرائم منسٹر یوتھ پروگرام

کوئٹہ (این این آئی) پرائم منسٹر یوتھ پروگرام کے فوکل پرسن بلوچستان مسلم لیگ (ن) کے مرکزی سینئر رہنما چوہدری نعیم کریم نے کوئٹہ شہر کو دو اضلاع میں تقسیم کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت کے اس مثبت فیصلے کوئٹہ کے عوام کے مسائل حل کرنے اور انہیں بنیادی سہولیات کی فراہمی میں مدد ملے گی۔ مسلم لیگ (ن) بلوچستان کے رابطہ آفس سے (بقیہ 6 صفحہ 3 پر)

وزیر داخلہ محسن نقوی کی ایف بی آئی ہیڈکوارٹر آمد، ڈائریکٹر کاش پٹیل سے ملاقات

ہماری شراکت داری اہم ہے اور امید ہے کہ آئندہ بھی مزید کامیابیاں حاصل ہوں گی، کاش پٹیل

واشنگٹن (این این آئی) ایف بی آئی کے ڈائریکٹر کاش پٹیل نے پاکستانی وزیر داخلہ محسن نقوی کے ساتھ ایک تصویر پوسٹ کرتے ہوئے سوشل میڈیا کی سائٹ ایکس پر کہا ہے کہ امریکہ کی پاکستان کے ساتھ شراکت داری نہایت اہم ہے۔ انہوں نے لکھا 'پاکستان کے وزیر داخلہ محسن نقوی کی ایف بی آئی ہیڈکوارٹرز میں میزبانی ہمارے لیے اعزاز کی بات ہے۔

عوامی مسائل کے حل کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے، نسیم الرحمٰن خان ملاخیل

کوئٹہ (این این آئی) صوبائی مشیر برائے ماحولیات وموسمیاتی تبدیلی نسیم الرحمٰن خان ملاخیل سے گزشتہ روز مختلف سیاسی، سماجی، قبائلی اور شہری نمائندوں پر مشتمل (بقیہ 12 صفحہ 3 پر)

سپریم کورٹ نے نیب مقدمات کے دائرہ اختیار سے متعلق کیس کی سماعت 16 جولائی تک ملتوی کر دی

عدالت عظمٰی کی درخواست گزار کے وکیل کو وفاقی حکومت اور نیب کے دلائل پر جواب الجواب کی تیاری کی ہدایت بھی کی

اسلام آباد (این این آئی) سپریم کورٹ نے نیب قوانین میں ترامیم کے بعد نیب مقدمات میں دائرہ اختیار سے متعلق اہم قانونی سوال پر سماعت کرتے ہوئے کیس کی (بقیہ 10 صفحہ 3 پر)

شہداء وطن قوم کے ماتھے کا وہ روشن چراغ جو کبھی بجھ نہیں سکتا، عبدالقادر

وطن کی خاطر قربانی دینے والے سپوت، قوم کا فخر اور سرمایہ ہیں، محافظانِ وطن کو قوم کا سلام شہداء کی قربانیاں، امن و آزادی کی ضامن ہیں، سینیٹر محمد عبدالقادر

کوئٹہ (این این آئی) چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے دفاعی پیداوار سینیٹر محمد عبدالقادر نے کہا ہے کہ وطن کی سلامتی، امن اور خودمختاری کیلئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنیوالے شہداء قوم کے حقیقی ہیروز ہیں جن قوموں کے محافظ اپنے فرائض کی ادائیگی میں عظیم قربانیاں دیتے ہیں، وہ قومیں ہمیشہ اپنے محسنوں کو عزت واحترام سے یاد رکھتی ہیں شہداء کی قربانیاں محض ایک فرد کی جدائی نہیں بلکہ پورے ملک کے امن، استحکام اور مستقبل کے تحفظ کی ضمانت ہوتی ہیں۔ یہاں جاری ہونے والے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ ملک کی سرحدوں، داخلی سلامتی اور عوام کے تحفظ کیلئے اپنی زندگیاں قربان کرنیوالے بہادر سپوت دراصل قومی وقار کے محافظ ہیں انکی قربانیوں کی بدولت لاکھوں شہری سکون، آزادی اور تحفظ کے (بقیہ 32 صفحہ 3 پر)

وزیراعظم سے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے عہدے کی امیدوار مشیل باشلیٹ کی ملاقات

شہباز شریف کا عالمی ترقیاتی ایجنڈے پر تیز رفتار عمل درآمد کے لیے بین الاقوامی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کی ضرورت پر زور

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم محمد شہباز شریف سے اقوام (بقیہ 11 صفحہ 3 پر)

ہمارے صوبے کے نوجوان پوشیدہ صلاحیتوں میں کسی سے کم نہیں ہے، گورنر بلوچستان

ڈیجیٹل انٹرپرینورشپ وان ایٹ کے قیام کا مقصد بلوچستان میں نئے تجارتی رجحانات اور انٹرپرینیورشپ کو فروغ دینا ہے، جعفرخان مندوخیل

کوئٹہ (این این آئی) گورنر بلوچستان جعفرخان مندوخیل نے کہا کہ صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں پہلی انٹرپرینورشپ وان ایٹ (it-Won) کا قیام ایک احسن اقدام ہے۔ وان ایٹ دراصل جدید ڈیجیٹل تجارتی رجحانات سے ہم آہنگ ہونے، کاروبار کے نت نئے طریقے اختیار کرنے اور معاشی خودمختاری کو یقینی بنانے کیلئے ایک منفرد ڈیجیٹل انٹرپرینورشپ پلیٹ فارم ہے۔ اس کا مقصد باصلاحیت نوجوانوں کو نئے بزنس آئیڈیاز اور اسٹارٹ اپس کو ایک ایسا قومی پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے جہاں وہ اپنے کاروباری خیالات پیش کریں، ماہرین سے رہنمائی حاصل کریں اور اپنے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کیلئے بزنس گرانٹس حاصل کرسکیں۔ اس ضمن میں چیئرمین وان ایٹ پرنس آغا عمر احمدزئی اور ان کی پوری ٹیم کی کوششیں خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے بیوٹمز یونیورسٹی میں ڈیجیٹل انٹرپرنورشپ وان (بقیہ 35 صفحہ 3 پر)

گورنر بلوچستان جعفرخان مندوخیل سے بیوٹمز یونیوسٹی میں ڈیجیٹل انٹرپرینورشپ وان ایٹ کی تقریب میں تخلیقی فن پارے کے بارے میں اگاہ کیا جارہا ہے

زیارت اور ہرنائی میں امن کے قیام کے لیے جامع آپریشن ناگزیر ہے، حاجی نور محمد دمڑ

شہداء کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ حکومت دہشتگردی کے خاتمے کے لیے پرعزم ہے صوبائی وزیر

کوئٹہ (این این آئی) صوبائی وزیر خوراک حاجی نور محمد خان دمڑ نے کہا ہے کہ ضلع زیارت میں پولیس کے جوانوں پر ہونے والا بزدلانہ حملہ تاریخ کا ایک دلخراش سانحہ ہے۔ زیارت کی تاریخ میں اس طرح کا واقعہ پہلے کبھی رونما نہیں ہوا۔ آج پورا ضلع سوگوار ہے۔ ہر گھر، ہر گلی اور ہر انسان کا دل غم میں ڈوبا ہوا ہے۔

وفاقی وزیر اطلاعات سے سی پی این ای وفد کی ملاقات، اخباری صنعت کے مسائل پر مشاورت

اے بی سی میں اصلاحات، میڈیا ہاؤسز کے واجبات، نیوز ایجنسیوں کے امور ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے پر اتفاق

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات عطاءاللہ تارڑ سے کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز (سی پی این ای) کے صدر کاظم خان کی قیادت میں وفد نے ملاقات کی، جس میں اخباری صنعت کو درپیش مسائل، آڈٹ بیورو آف سرکولیشنز (اے بی سی) (بقیہ 15 صفحہ 3 پر)

کسٹمز میں غلط بیانی ثابت کیے بغیر کارروائی نہیں ہوسکتی، شوکاز نوٹس مقررہ مدت کے بعد جاری ہو تو غیر موثر ہوگا، سپریم کورٹ

قانون کی غلط تشریح سے متعلق معاملات میں مقررہ قانونی مدت گزرنے کے بعد جاری کیا گیا شوکاز نوٹس موثر نہیں رہتا، عدالت عظمیٰ

اسلام آباد (این این آئی) سپریم کورٹ آف پاکستان نے قرار دیا ہے کہ کسٹمز ایکٹ 1969 کی دفعہ 32 کے تحت کارروائی کے لیے محکمہ کسٹمز پر یہ لازم ہے کہ وہ جان بوجھ کر غلط ڈیکلریشن، جھوٹی دستاویزات یا دھوکہ دہی ثابت کرے، قانون کی غلط تشریح سے متعلق معاملات میں مقررہ قانونی مدت گزرنے کے بعد جاری کیا گیا شوکاز نوٹس موثر نہیں رہتا۔ سپریم کورٹ کی جانب سے رپورٹنگ کے لیے منظور شدہ تحریری تفصیلی فیصلہ کے مطابق چیف جسٹس یحییٰ آفریدی، جسٹس محمد شفیع صدیقی اور جسٹس میاں گل حسن اورنگزیب پر مشتمل تین رکنی بینچ نے کسٹمز سے (بقیہ 20 صفحہ 3 پر)

صوبے میں سرکاری محکمے ٹھیکیداروں کے حوالے کیے گئے ہیں اور ان سے مافیاز اپنے مفادات ومقاصد حاصل کررہے ہیں، ایچ ڈی پی

کوئٹہ (این این آئی) ہزارہ ڈیموکریٹک پارٹی کے مرکزی بیان میں سرکاری محکموں میں ملازمتوں کی فراہمی میں تاریخ کی بدترین اقربا پروری، سفارش، ٹھیکیداری اور آسامیوں کی خرید وفروخت کو صوبے کے قابل، محنتی اور مستحق نوجوانوں کی حق تلفی اور میرٹ کی پائمالی اور اس طرح کے روش کو صوبے کی بربادی اور پسماندگی کی بنیادی وجہ قرار دیا۔

آزاد کشمیر میں صورتحال بہتر ہوئی تو انتخابات کے بائیکاٹ کے فیصلے پر نظرثانی کریں گے، بیرسٹر گوہر

ہمارا موقف ہے اگر آزاد کشمیر میں صورتحال بہتر ہوئی تو ہم اپنے فیصلے پر نظرثانی کریں گے، چیئرمین پی ٹی آئی

راولپنڈی (این این آئی) چیئرمین پاکستان تحریک انصاف بیرسٹر گوہر نے کہا ہے کہ اگر آزاد کشمیر میں صورتحال بہتر ہوئی تو ہم اپنے فیصلے پر نظرثانی کریں گے۔ اڈیالہ جیل روڈ داہگل ناکے پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے چیئرمین پی ٹی آئی نے کہا کہ آزاد کشمیر میں انتخابات کے بائیکاٹ کا ہمارا فیصلہ موجود ہے۔ ہمارا موقف ہے اگر آزاد کشمیر میں صورتحال بہتر ہوئی تو ہم اپنے فیصلے پر نظرثانی کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ آزاد کشمیر کی صورتحال پر واضح موقف ہے، ہم ریاست مخالف بیانیے کیساتھ نہیں۔ ایکشن کمیٹی کے مطالبات کی حمایت کی لیکن ہم نہیں چاہتے کہ خون خرابہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے کہا تھا اپوزیشن رہنماؤں کو آزاد کشمیر جانے دیں تاکہ کوئی راستہ نکالا جائے۔ ملک ہمارا ہے، فوج ہماری ہے، (بقیہ 33 صفحہ 3 پر)

پاک فوج پاکستان کی سلامتی، استحکام اور دفاع کی علامت ہے، عبدالعلیم خان

سیاست اپنی جگہ، مگر ملک وقوم کے محافظ اداروں کا احترام سب پر لازم ہے، صدر آئی پی پی

اسلام آباد (این این آئی) صدر استحکام پاکستان پارٹی عبدالعلیم خان نے کہا ہے کہ پاک فوج پاکستان کی سلامتی، استحکام اور دفاع کی علامت ہے جن جوانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اس وطن کا دفاع کیا، پوری قوم ان کی قربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔ جاری بیان میں عبدالعلیم خان نے کہا کہ قومی اداروں کے خلاف اشتعال انگیز بیانات اور ایسا طرزِ عمل (بقیہ 22 صفحہ 3 پر)

زرعی تجارت میں توسیع دونوں ممالک کیلئے معاشی فوائد اور پائیدار زرعی ترقی کا باعث بنے گی، رانا تنویر حسین

حکومت پاکستان جدت پر مبنی اور باہمی مفاد پر مبنی شراکت داری کو ہر ممکن سہولت فراہم کرے گی، وفاقی وزیر

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر برائے قومی غذائی تحفظ وتحقیق رانا تنویر حسین نے پاکستان میں اسپین کے سفیر کارلوس آراگون گل دے لاسرنا سے اعلیٰ سطحی ملاقات کی جس میں زراعت، غذائی تحفظ، تجارت اور کثیرالجہتی تعاون کے شعبوں میں دوطرفہ تعلقات کو مزید فروغ دینے کے امکانات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات خوشگوار ماحول میں ہوئی جس میں دونوں ممالک کے درمیان دیرینہ دوستانہ تعلقات کی عکاسی ہوئی۔ دونوں فریقین نے زرعی شعبے میں تعاون کو وسعت دینے اور باہمی تجارت وسرمایہ کاری کے نئے مواقع تلاش کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ اس موقع پر ہسپانوی سفیر نے پاکستان کو انٹرنیشنل اولیو کونسل کی مکمل رکنیت حاصل کرنے پر مبارکباد دی اور عالمی زیتون کے شعبے (بقیہ 34 صفحہ 3 پر)

حب الوطنی سرٹیفکیٹس، نعروں، سوشل میڈیا مہمات یا مخالفین پر بے بنیاد الزامات سے ثابت نہیں ہوتی

آئین سے وفاداری، قومی وحدت کے لیے دی گئی قربانیوں اور ریاستی استحکام کے لیے کی جانے والی مسلسل جدوجہد سے ثابت ہوتی ہے

کوئٹہ (این این آئی) جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے صوبائی ترجمان دلاور خان کاکڑ نے صوبائی پریس ریلیز میں کہا کہ حب الوطنی سرٹیفکیٹس، نعروں، سوشل میڈیا مہمات یا مخالفین پر بے بنیاد الزامات سے ثابت نہیں ہوتی، بلکہ تاریخ کے مشکل ترین ادوار میں (بقیہ 18 صفحہ 3 پر)

اسسٹنٹ کمشنر ماشکیل کا آر ایچ سی ماشکیل اسٹاف سے اہم میٹنگ 24 گھنٹے حاضری یقینی بنانے اور ایمبولینس کی فوری مرمت کی ہدایت

ماشکیل (این این آئی) اسسٹنٹ کمشنر ماشکیل ثناء اللہ بلوچ نے رورل ہیلتھ سینٹر (RHC) ماشکیل کا دورہ کیا جہاں انہوں نے اسپتال کے ڈاکٹرز پیرامیڈیکل اسٹاف اور دیگر ملازمین کے ساتھ تفصیلی اجلاس منعقد کیا اجلاس میں اسپتال کی مجموعی کارکردگی مریضوں کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات ایمرجنسی سروسز اور درپیش مسائل کا جائزہ لیا گیا اسسٹنٹ (بقیہ 16 صفحہ 3 پر)

ڈپٹی کمشنر کوئٹہ، مہر اللہ بادینی انسداد پولیو مہم کے پہلے روز کی کارکردگی کے حوالے سے منعقدہ اجلاس کی صدارت کررہے ہیں

آزاد کشمیر میں تمام شاہراہوں کی مکمل کلیئرنس تک آپریشن جاری رہے گا، سیکرٹری داخلہ

راولاکوٹ میں شرپسندوں نے معصوم شہریوں پر بلا اشتعال اندھا دھند فائرنگ کی

مظفرآباد (این این آئی) آزاد جموں وکشمیر کی صورتحال پر سیکرٹری داخلہ چوہدری گفتار حسین نے کہا کہ پاکستان اور کشمیر کے تاریخی رشتے کو نقصان پہنچانے کی کوشش (بقیہ 17 صفحہ 3 پر)

کوئٹہ پولیس نے 2 افراد کو گرفتار کرکے انکے قبضے سے مسروقہ موٹر سائیکل برآمد کرلی

کوئٹہ (این این آئی) کوئٹہ پولیس نے 2 افراد کو گرفتار کرکے انکے قبضے سے مسروقہ موٹر سائیکل برآمد کرلی۔ پولیس کے مطابق منگل کو کوئٹہ کے علاقے پولیس تھانہ قائد آباد کی حدود میں پولیس نے دو مشکوک موٹر سائیکل سواروں کو رکنے کا اشارہ کیا تو ملزمان فرار ہونے کی کوشش کی پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے موٹرسائیکل سوار دونوں افراد کو گرفتار (بقیہ 19 صفحہ 3 پر)

نارووال، بلوچستان میں دہشت گردوں کی فائرنگ سے جاں بحق ہونے والے محنت کش نوجوان کی نماز جنازہ ادا کی جارہی ہے

کوئٹہ اور آزاد کشمیر سے بیک وقت شائع ہونے والا کثیر الاشاعت قومی اخبار

Daily FARZAND-E-KASHMIR

روزنامہ فرزندِ کشمیر

چیف ایڈیٹر: محمد شوکت

چیف ایڈیٹر و پبلشر: محمد شوکت نے سعید پرنٹنگ پریس مشن روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر روزنامہ فرزند کشمیر کوئٹہ آفس نمبر 1 سیکنڈ فلور یونیورسل کمپلیکس جناح روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔
(موبائل نمبر 0300-3843995) فون نمبر:۔ 0812869391
فیکس نمبر:۔ 0512204192, 0812869207,
نیو آرٹ مین پرنٹرز مری روڈ راولپنڈی سے چھپوا کر منگ روڈ راولا کوٹ آزاد کشمیر سے شائع کیا۔

امریکا کے ایران میں 140 اہداف پر حملے، آبنائے ہرمز بند

امریکا کی ایران کے خلاف بڑھتی ہوئی کارروائیاں امن کی کوششوں کو مشکل تر بناتی جارہی ہیں اور ان کی وجہ سے پاکستان سمیت ثالثی اور قیامِ امن کی کوششیں کرنے والے تمام ممالک کی مشکلات میں بھی اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹ کام) نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے ایران کے خلاف تین روز کے دوران حملوں کے تیسرے مرحلے میں تقریباً 140 ایرانی فوجی اہداف کو نشانہ بنایا۔ امریکی فوج کے مطابق، یہ کارروائیاں آبنائے ہرمز میں تجارتی جہازوں پر ہونے والے حملوں کے ردعمل میں کی گئیں۔ سینٹ کام کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ کارروائی کے دوران زمینی اور بحری اڈوں سے پرواز کرنے والے جنگی طیاروں، ڈرونز اور امریکی بحری جہازوں سے جدید اور انتہائی درست ہتھیار استعمال کیے گئے۔ بیان کے مطابق، حملوں میں ایران کے میزائل اور ڈرون تنصیبات، بحری اثاثے، اسلحہ گودام، مواصلاتی مراکز اور ساحلی نگرانی کے نظام کو نشانہ بنایا گیا۔ تین راتوں پر مشتمل ان کارروائیوں میں مجموعی طور پر 300 سے زائد اہداف کو نشانہ بنایا جاچکا ہے۔ سینٹ کام کے مطابق، ان حملوں کا مقصد ایران کی اس صلاحیت کو کمزور کرنا ہے جس کے ذریعے وہ آبنائے ہرمز میں تجارتی جہازوں اور بین الاقوامی بحری نقل و حمل کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔

دوسری جانب، امریکی حملوں کے ردعمل میں ایران نے خلیجی ممالک میں موجود امریکی اڈوں پر جوابی میزائل حملے کیے اور آبنائے ہرمز تا حکم ثانی بند کردی۔ ایران کے پارلیمانی سپیکر و ایرانی مذاکراتی وفد کے سربراہ باقر قالیباف نے کہا ہے کہ یکطرفہ معاہدوں کا دور اب ختم ہو چکا ہے، اب قیمت چکانا پڑے گی۔ سوشل میڈیا پر جاری اپنے بیان میں ان کا کہنا تھا کہ ہم نے امریکا کو پہلے ہی خبردار کیا تھا کہ اپنا وعدہ پورا کرو ورنہ اس کی قیمت چکانا پڑے گی، حقیقت اب تمھارے دروازے پر دستک دے رہی ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ امریکا نے ابھی تک یہ سبق نہیں سیکھا کہ دھونس، طاقت کے زور اور وعدہ خلافی کی اب کوئی قیمت ادا کیے بغیر گنجائش نہیں رہی، صاف الفاظ میں کہتا ہوں کہ اگر حملہ کرو گے تو جواب بھی ملے گا۔ باقر قالیباف نے امریکا سے کہا کہ بے سود ہاتھ پاؤں نہ مارو، ورنہ مزید دلدل میں دھنس جاو؟ گے، آبنائے ہرمز صرف ایرانی انتظامات کے تحت ہی کھل سکتی ہے، امریکی دھمکیوں کے ذریعے نہیں۔

سوشل میڈیا پر اپنے بیان کے ساتھ باقر قالیباف نے اسلام آباد مفاہمتی یادداشت کا ایک عکس بھی لگایا جس میں لکھا ہے کہ اس مفاہمتی یادداشت پر دستخط ہونے کے بعد، اسلامی جمہوریہ ایران اپنی بھرپور کوششوں کے ذریعے اس بات کے انتظامات کرے گا کہ خلیج فارس سے بحیرہ عمان اور بحیرہ عمان سے خلیج فارس جانے والے تجارتی جہاز صرف 60 دن تک بغیر کسی فیس یا چارج کے محفوظ طریقے سے آمد و رفت کرسکیں گے۔

ادھر، پاسدارانِ انقلاب کی بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ آبنائے ہرمز کو اگلے حکم تک مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہے۔ بحریہ نے اپنے بیان میں کہا کہ آبنائے ہرمز میں غیر ملکی مداخلت اور جہاز رانی کے لیے مبینہ طور پر غیر قانونی راستہ مقرر کرنے کی کسی بھی کوشش کا سخت جواب دیا جائے گا۔ متعدد بحری جہازوں نے انتباہ کے باوجود اپنا رخ درست نہیں کیا اور منظور شدہ بحری راستے پر منتقل ہونے کی ہدایات نظرانداز کیں، ایک بحری جہاز نے اپنے شناختی اور نگرانی کے نظام بند کر دیے تھے جس سے سمندری سلامتی کو خطرہ لاحق ہوا، انتباہی فائرنگ کے بعد اس جہاز کو روک لیا گیا۔ پاسدارانِ انقلاب کے مطابق، جب تک علاقے میں امریکی مداخلت ختم نہیں ہوتی کسی بھی بحری جہاز کو آبنائے ہرمز سے گزرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، اگر ایران کے خلاف نیا حملہ یا خلاف ورزی کی گئی تو اس کا بھرپور جواب دیا جائے گا، جس میں خطے میں موجود دشمن کے نئے اڈوں کو نشانہ بنانا بھی شامل ہوسکتا ہے۔

واضح طور پر نظر آ رہا ہے کہ یہ صورتحال امریکا کی ان کارروائیوں کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہے جن کے بارے میں ایرانی قیادت کی جانب سے پہلے ہی تحفظات کا اظہار کیا جا رہا تھا۔ امریکا طاقت کے نشے میں ہے اور ہر معاملے کو طاقت سے حل کرنا چاہتا ہے لیکن زمینی حالات اور حقائق سے اندازہ ہوتا ہے کہ بدلی ہوئی دنیا میں امریکا کے لیے یہ ممکن نہیں ہوسکتا کہ وہ طاقت کے زور پر اپنی ہر بات منوا لے۔ یہ بات امریکی انتظامیہ کو جتنی جلد سمجھ آ جائے اتنا ہی بہتر ہوگا ورنہ ایران اور مشرقِ وسطیٰ کے ساتھ ساتھ امریکا کے لیے بھی بہت سے مسائل پیدا ہوں گے اور عالمی سطح پر پھیلنے والی بدامنی، مہنگائی اور کساد بازاری کی ذمہ داری بھی امریکا کے کھاتے میں ہی پڑے گی کیونکہ اسلام آباد مفاہمتی یادداشت کی خلاف ورزی امریکا کی طرف سے کی گئی ہے اور یہ سلسلہ جلد رکتا نظر نہیں آ رہا۔

ایران نے ردعمل کے طور پر امریکی مفادات اور اڈوں کو نقصان پہنچانے کے لیے جو حملے کیے ہیں ان پر خلیجی ممالک سعودی عرب، عمان اور کویت نے شدید مذمت کرتے ہوئے انھیں علاقائی سلامتی، خودمختاری اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ سعودی وزارتِ خارجہ نے اپنے بیان میں کہا کہ ایران کا رویہ خطے کے امن و استحکام کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ ایران کی جانب سے تجارتی جہازوں پر حملے اور بحری راستوں کو نشانہ بنانا اقوام متحدہ کے چارٹر، اسلامی تعاون تنظیم کے اصولوں اور بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے۔ عمان نے بھی اپنے علاقے پر حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے ناقابلِ قبول قرار دیا ہے۔ ادھر، کویت کی وزارتِ خارجہ نے بھی ایرانی حملوں کو ملکی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔

اس صورتحال میں نائب وزیراعظم و وزیر خارجہ محمد اسحاق ڈار اور ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کے درمیان ٹیلیفونک رابطہ ہوا جس میں دونوں رہنماؤں نے خطے کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ اسحاق ڈار نے کہا کہ اسلام آباد مفاہمتی یادداشت کے مطابق کشیدگی میں کمی اور تحمل کا راستہ اختیار کیا جائے، خطے میں پائیدار امن و استحکام کے لیے مذاکرات اور سفارتکاری مو؟ ثر راستہ ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان خطے میں امن و استحکام کے لیے تعمیری کردار جاری رکھنے کے لیے تیار ہے۔ علاوہ ازیں اسحاق ڈار سے سعودی سفیر نواف بن سعید احمد المالکی نے ملاقات کی جس میں تازہ ترین علاقائی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

موجودہ صورتحال میں پاکستان کا کردار یقیناً بہت اہمیت کا حامل ہے لیکن یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ جب تک امریکا طاقت کے زعم سے نکل کر مذاکرات کی میز پر نہیں آتا تب تک مسائل پوری طرح حل نہیں ہوسکتے۔ یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ ایران کی طرف سے مشرقِ وسطیٰ میں موجود ممالک کو نشانہ نہیں بنایا جا رہا بلکہ وہاں موجود امریکی مفادات اور اڈوں پر ردعمل میں حملے کیے جا رہے ہیں۔ یہ صورتحال ایک جامع مشاورتی عمل کا تقاضا کرتی ہے جس کے لیے پاکستان، ایران اور ترکیہ کے علاوہ تمام خلیجی ممالک کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہوکر بات کرنی چاہیے اور یہ دیکھنا چاہیے کہ قیامِ امن کے لیے کیا امکانات موجود ہیں جنھیں فوری طور پر بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔

سینیٹر لنڈسی گراہم کی "اچانک موت" پر پھیلتی سازشی کہانیاں

نصرت جاوید

ایک زمانہ تھا جب علم کے متلاشی افراد گھر بار چھوڑ کر غاروں میں بیٹھ جاتے تھے۔ کئی دنوں کے غور و خوض کے باوجود ان کے ذہنوں میں ابلتے سوالوں کے جواب میسر نہ ہوتے۔ غاروں سے نکل کر مرشدِ کامل کی تلاش میں دور دراز کے سفر پر روانہ ہوجاتے۔ سچ کی تلاش میں کنوؤں میں آلٹا لٹکنے، بھوک سے بدحال چلّے کاٹنے اور دریاؤں کے کنارے بیٹھ کر ریاضتوں کی داستانیں بھی سن رکھی ہیں۔

دورِ حاضر میں لیکن ہر وہ شخص جس کے ہاتھ میں موبائل فون ہے سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارموں پر چند پھیرے لگانے کے بعد خود کو عقل کل محسوس کرنا شروع ہوجاتا ہے۔ جو ''بصیرت وحکمت'' اپنے تئیں دریافت کرلی ہوتی ہے وہ عاجزی وانکساری سے اسے مزید افراد تک پہنچانے سے لیکن گریز کرتا ہے۔ اپنے سوا دیگر اشخاص کو جاہل ہی نہیں بلکہ بدکردار وبدعنوان سمجھتے ہوئے لعنت ملامت کا نشانہ بھی بنائے رکھتا ہے۔ سوشل میڈیا گویا غالب کا بیان کردہ وہ ''کوئے ملامت'' بن چکا ہے جس میں جانے سے گریز ہی میں عافیت ہے۔

بارہا اعتراف کرچکا ہوں کہ سوشل میڈیا کی بدولت زیادہ سے زیادہ لوگوں سے رابطے کے لئے جو پلیٹ فارم متعارف ہوئے مجھ سادہ لوح نے انہیں بہت چاؤ سے اپنے ''گرانقدر خیالات'' کے اظہار کے لئے استعمال کرنا چاہا تھا۔ بسا اوقات دن کے کئی گھنٹے لیپ ٹاپ پر بیٹھے ہوئے گزار دیتا۔ اس کے نتیجے میں پہلے فلموں اور پھر کتابوں سے دوری ہوئی۔ روایتی میڈیا میں عمر تمام گزارنے کے باوجود میری ذاتی زندگی اجنبیوں کا دردِ سر نہیں تھی۔ سوشل میڈیا کو علت کی طرح استعمال کرنا شروع ہوا تو معاشرے کو بدعنوان صحافیوں اور سیاستدانوں سے پاک کرنے کے جنون میں مبتلا افراد نے وہ بینک اکاؤنٹ اور پلاٹ بھی تلاش کرلئے جنہیں میں آج بھی ڈھونڈ رہا ہوں۔ اس کے علاوہ فیس بک سے چند ایسی تصاویر بھی اچک کر چار سو پھیلادی گئیں جو مجھے ہوسِ نشاط کا متلاشی ثابت کررہی تھیں۔ ضدی اور ڈھیٹ ہڈی ہونے کے سبب میں بلھے شاہ کی بتائی دیوانگی کی طرح ''آخو آخو (ہاں ہاں)'' سے خود کو مزید رسوا کرتا رہا۔ بہت وقت گزر گیا تو احساس ہوا کہ زندگی کے پانچ سے زیادہ برس کار فضول کی نذر کردیئے ہیں۔ عمر بڑھنے کے ساتھ طبی مسائل بھی نمودار ہونا شروع ہوگئے جن کی وجہ سے بینائی کے تحفظ اور فشار خون سے بچنے کے لئے سوشل میڈیا پر محض سرسری نگاہ ڈالنے کو بالآخر مجبور ہوگیا۔ بطور صحافی کچھ لکھنے اور بولنے سے رزق کمانے کی مجبوری لاحق نہ ہوتی تو سوشل میڈیا سے کامل کنارہ کشی اختیار کرلیتا۔

اتوار کی سہ پہر طویل عرصے کے بعد سوشل میڈیا کی بدولت پھیلائی نفرت کا ایک بار پھر شدت سے احساس ہوا ہے۔ صبح اٹھتے ہی کالم لکھ کر دفتر بھجوادیا تو ناشتے کے بعد دوبارہ بستر میں گھس گیا۔ گہری نیند سے ایک گھنٹے تک لطف اٹھانے کے بعد آنکھ کھلی تو موبائل اٹھا کر ''تازہ ترین'' ڈھونڈنا چاہا۔ خبر ملی کہ امریکہ کے مشہور، متحرک مگر بے تحاشہ معاملات کی وجہ سے انتہائی متنازعہ سینیٹر لنڈسی گراہم دل کے دورے سے جانبر نہ ہوپائے۔ موصوف کے چاہنے والے ان کی موت کو تاہم اچانک تسلیم کرنے کو آمادہ نہیں تھے۔ یاد دلاتے رہے کہ چند گھنٹے قبل ہی وہ یوکرین سے امریکہ لوٹے تھے۔ وہاں کے صدر زیلنسکی کے ساتھ یوکرین کی اس فیکٹری کا دورہ بھی کیا تھا جہاں روس کو پریشان کرنے والے ڈرون تیار کئے جاتے ہیں۔ امریکہ لوٹنے کے بعد وہ سینٹ سے ایک قانون جلد از جلد منظور کروانے کو بے تاب بھی تھے جو روس کا اقتصادی بائیکاٹ یقینی بنانا چاہ رہا ہے۔

روس سے بے پناہ نفرت کے علاوہ سینیٹر لنڈسی گراہم ایران کے بھی شدید مخالف تھے۔ اسرائیل کی حمایت میں اس حد تک چلے گئے کہ غزہ کو ''فلسطینیوں سے پاک کرنے کے لئے'' ایٹم بم کا استعمال بھی واجب تصور کرتے تھے۔ ایران سے شدید نفرت کی وجہ سے موصوف کو اسرائیل کی جنونی حمایت کی وجہ سے مسلمان دشمن بھی تصور کیا جاتا تھا۔ ایران، فلسطین اور روس سے شدید نفرت کے مسلسل اظہار کی وجہ سے سینیٹر لنڈسی گراہم کے حامی یہ سازشی کہانی پھیلا رہے تھے کہ لنڈسی گراہم کی ''اچانک'' موت کا سبب روس کا تیار کردہ زہر ہوسکتا ہے جو ان کے دورۂ یوکرین کے دوران کسی روسی ایجنٹ نے ان کے جسم میں حیلے بہانوں سے منتقل کردیا ہوگا۔

جو سازشی تھیوری پھیلائی گئی تھی مجھے بچگانہ سنائی دی۔ سینیٹر لنڈسی گراہم کی عمر 71 سال تھی۔ غالباً بلڈ پریشر اور ذیابیطس کے مریض بھی رہے ہوں گے۔ ایسے امراض کے ساتھ 60 سال سے تجاوز کرنے والا ہر شخص کسی بھی وقت دل کے دورے کی زد میں آسکتا ہے۔ اس جانب توجہ دلانے کے بجائے میں نے انگریزی میں X پلیٹ فارم کے لئے چند سطری پیغام لکھا اس کے ذریعے لوگوں کو یاد دلایا کہ سینیٹر لنڈسی گراہم اپنے نفرت انگیخت خیالات کے برملا اظہار کی وجہ سے عموماً خبروں میں نمایاں رہا کرتے تھے۔ بدقسمتی سے ان کی موت بھی دل دہلادینے والی خبر کی صورت نمودار ہوئی ہے۔

یہ پیغام لکھنے کے بعد میں دوبارہ سوگیا۔ تھوڑی دیر بعد آنکھ کھلی تو میرے لکھے ہوئے پیغام پر تبصرہ کرنے والوں کی اکثریت مجھے نہایت حقارت سے یاد دلا رہی تھی کہ سینیٹر لنڈسی گراہم مسلمانوں کا دشمن تھا۔ اس کی ''اچانک'' موت کے ذریعے قدرت نے درحقیقت اسے عبرت کا نشان بنایا ہے۔ ''سچا مسلمان'' نہ ہونے کے سبب مگر یہ پہلو میں دریافت نہ کرپایا۔ اپنے ایمان پر سوالات اٹھانے والوں کو میں نے نظرانداز کردیا۔ دیگر خبروں کی تلاش جاری رکھی تو ایک ویڈیو کلپ پر نگاہ پڑی۔ ایران کے کسی ٹی وی چینل کی اینکر خاتون سیاہ چادر پہنے لنڈسی گراہم کی موت پر ''شادمانی'' کا اظہار کررہی تھی۔ میں نے فرض کرلیا کہ مسلمانوں اور خصوصاً ایرانیوں کو سفاک دل ثابت کرنے کیلئے یہ کلپ صنعتی ذہانت کے استعمال سے تیار کرکے سوشل میڈیا پر پھیلائی گئی ہے۔

چند ہی لمحوں بعد مگر سوشل میڈیا پر متحرک کئی افراد نے ایران کے سوشل میڈیا سے پیغامات اور کلپس کی بھاری بھرکم تعداد مجھے فارورڈ کرنا شروع کردی جو یہ تاثر دے رہی تھی کہ ایران سے شدید نفرت کرنے والے لنڈسی گراہم کی اچانک موت پر اس ملک میں وسیع پیمانے پر ''شادمانی'' کا اظہار کیا جارہا ہے۔ لنڈسی گراہم مگر ایران ہی نہیں گزشتہ کئی برسوں سے پاکستان کے خلاف بھی بدگمانیاں پھیلائے چلا جارہا تھا۔ امریکی صدر ٹرمپ کی ایران کے ساتھ جنگ کے بجائے مذاکرات کو مائل کرنے کے لئے حال ہی میں پاکستان نے جو کردار ادا کیا تھا لنڈسی گراہم اسے بھی مسلسل اسرائیل کے خلاف سازش ٹھہراتا رہا۔ حالانکہ یہ وہی لنڈسی گراہم تھا جو 2019ء کے جنوری میں خصوصی طور پر پاکستان آیا۔ ان دنوں کے وزیراعظم عمران خان صاحب سے طویل ملاقات کی۔ ان سے ملاقات کے بعد ایک پریس کانفرنس کے ذریعے امریکی صدر ٹرمپ سے مطالبہ کیا کہ وہ پاکستان کے وزیراعظم سے جلد از جلد ملاقات کریں تاکہ پاکستان اور امریکہ باہم مل کر افغانستان میں دیر پا امن کا پیغام یقینی بناسکیں۔ باخبر حلقے مصر ہیں کہ سینیٹر لنڈسی گراہم نے دورہ پاکستان کے بعد امریکہ لوٹ کر وائٹ ہاؤس پر وزیراعظم پاکستان سے ملاقات کے لئے دباؤ جاری رکھا اور بالآخر اس کی کاوشوں سے عمران خان جولائی 2019ء میں وائٹ ہاؤس مدعو ہوئے۔ امریکی صدر سے ملاقات کے بعد پاکستان کے وزیراعظم نے اپنے ساتھیوں کو برجستہ بتایا کہ وہ دورہ امریکہ سے لوٹتے ہوئے ویسی ہی خوشی محسوس کررہے ہیں جو انہیں 1990ء کی دہائی میں کرکٹ کا ورلڈ کپ جیتنے کی وجہ سے ملی تھی۔

سوشل میڈیا پر اول فول بکنے کے برعکس میں آج بھی خلوصِ دل سے جاننا چاہتا ہوں کہ لنڈسی گراہم نے کس کے ایماء پر 2019ء میں پاکستانی وزیراعظم کی امریکی صدر سے ملاقات کروائی تھی۔ عمر کے آخری حصے میں لیکن وہ پاکستان کے بارے میں بدگمانی پھیلانا کیوں شروع ہوگیا تھا۔

ذِکر پھر بجٹ کا

محمد دلاور چودھری

لگتا ہے ''چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانے'' والا محاورہ ان قوموں کیلئے ہے جو آگے بڑھنے کے گُر جانتی ہیں۔ وہ ہر دم اخراجات اور بچت میں توازن پیدا کرکے چلتی ہیں۔

کچھ قومیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو بنی بنائی صورت کو ''بڑی مہارت'' سے بگاڑ لیتی ہیں۔ پھر ان کی جو بھی چال ہوتی ہے وہ اتنی بے ڈھنگی ہوتی ہے کہ دیکھنے والے بھی بقول جون ایلیا ''ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں''۔ ہمارا 18 ہزار 771 ارب روپے کا بجٹ نافذ ہو گیا ہے۔ آدھی رقم کے لگ بھگ سود اور پنشن کی غیر ترقیاتی مد میں ادا کر دیئے جائیں گے۔ مناسب سے زیادہ خسارہ بھی منتظر رہے گا جو ٹیکس شارٹ فال کی صورت میں مزید بڑا ہو جائے گا۔ پھر ''قرض کی مزیدمَے'' پینا پڑے گی لیکن یہ ''فاقہ مستی'' رنگ نہیں لاسکے گی بلکہ فیض کے صبر کے پودے کی طرح پھلنے پُھولنے کی بجائے سُود پر قرض ادائیگی کے ساتھ مسائل مزید بڑھادے گی۔

باقی باتوں کے ساتھ یہ بھی بہرحال سوچنا ہے کہ سود کے یہ بڑھتے ہوئے ''انبار'' کسی روز اتنے بڑے تو نہیں ہو جائیں گے کہ ساری آمدن نذر کرنے کے باوجود ان کا پیٹ نہیں بھر سکے گا، تو پھر اس سے آگے کیا ہوگا؟

بجٹ میں اہم چیز چھوٹے دکانداروں کیلئے فکسڈ ٹیکس سکیم بھی ہے۔ جس کا اعلان تو پہلے ہی کر دیا گیا تھا تاہم اب تجاویز کا باقاعدہ حصہ بنا کر پارلیمنٹ میں پیش کر دیا گیا ہے۔ اس سے قبل بھی چھوٹے دکانداروں کو ٹیکس نیٹ میں لانے کی بہت سی کوششیں ہو چکی ہیں جو زیادہ فائدہ مند ثابت نہیں ہوسکیں بلکہ ناکامی کا شکار ہوگئیں۔ اس بار حکومت کو بہتر حکمت عملی ضرور اپنانی چاہئے۔

جس طرح آنکھ سے ٹپکنے کی بجائے زندگی کا کاروبار چلانے کیلئے رگوں میں خون کا دوڑتے رہنا ضروری ہوتا ہے اسی طرح کسی معیشت کو ترقی پر گامزن رکھنے کیلئے سرمایہ کاری لازم ہوا کرتی ہے۔ موجودہ ملکی صورتحال میں غیر ملکی سرمایہ کاری تو ایک طرف خود ''گھر میں پڑا روپیہ'' ہر روز ''فرار'' کے راستے ڈھونڈتا رہتا ہے۔ خود وزیر داخلہ نے کراچی میں تاجروں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اربوں ڈالر ملک سے باہر چلے جانے کی اطلاع دی تھی۔ کسی کو یاد ہو نہ ہو، کم ازکم انہیں تو یاد ہی ہوگا۔

سرمایہ کاری کیلئے سیاسی استحکام اور امن وامان کے ساتھ انتہائی سستی توانائی کی سہولت بہت ضروری ہوا کرتی ہے اس لئے کئی ملکوں نے تو اپنی صنعتوں کیلئے بہت سستی بجلی کا بندوبست کر رکھا ہے جو بوقت ضرورت بڑے سے بڑے امریکی ٹیرف کا مقابلہ کرنے کیلئے مدد گار ثابت ہوسکتی ہے لیکن وطن عزیز میں توانائی مہنگے سے بھی زیادہ داموں پر دستیاب رہتی ہے اور جب تک آئی پی پیز اور کیپسٹی چارجز کا معاملہ حل نہیں ہوتا...... رہے گی بھی۔

سُپر ٹیکس میں ریلیف دیکر برآمدات اور دیگر صنعتوں کو فائدہ دینے کی کوشش کو بہتر اقدام کہا جاسکتا ہے لیکن صنعتکار تو سرے سے ہی ختم کرنے کا مطالبہ کرتے چلے آرہے ہیں تاکہ عالمی منڈی میں بڑھتے ہوئے چیلنجز کا سامنا کرنے کیلئے انہیں کچھ تو ریلیف مل سکے لیکن تاحال ایسا نہیں ہوسکا۔

آجکل کی مسابقت کی دنیا میں برآمدات کا فروغ ''آفاق کی کارگہ شیشہ گری'' سے بھی ایک قدِ آدم مشکل کام ہے۔ مقابلے بازی کی فضا اتنی بڑھتی چلی جارہی ہے کہ سب کچھ بہت مشکل ہوتا چلا جا رہا ہے ان حالات میں آسانیاں برآمد کنندگان کا خاص حق ہونا چاہئے جو بدقسمتی سے کچھ اقدامات کے باوجود انہیں نہیں مل پا رہا۔

ملکی معیشت چلانے میں دور دیس بیٹھے محبّ وطن پاکستانی انتھک محنت سے کام کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی چاہئے تھا کہ ترسیلاتِ زر کا خاطر خواہ فائدہ اٹھا کر اپنا صنعتی انفراسٹرکچر بہتر کرکے معاشی بنیادیں مضبوط بناتے لیکن ایسا کرنے کی بجائے ہم نے ''کھایا پیا ہضم'' والی پالیسی اپنا رکھی ہے جو مجموعی طور پر ملکی معیشت کیلئے انتہائی نقصان دہ ہوسکتی ہے پھر یہ خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ ''جہاں دوبارہ نیست''، یعنی اگر آج ترسیلات زر کے دریا بہہ رہے ہیں تو ممکن ہے مستقبل میں ایسا نہ ہو کیونکہ جس طرح سب ملک معاشی چیلنجز کے گرداب میں پھنستے جا رہے ہیں اور اپنے لوگوں کے ساتھ کام کرنے والے غیر ملکیوں کو ری پلیس کرتے جا رہے ہیں آنے والے دنوں میں صورتحال مختلف بھی ہوسکتی ہے۔ روٹین کس طرح متاثر ہوسکتی ہے اس کی ایک چھوٹی سی جھلک حالیہ ایران، امریکہ تنازعہ کے باعث ہم نے دیکھ بھی لی ہے۔ یہ بات بالکل فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ تمام تر بھائی چارے کی فضا اور باتوں کے باوجود یہ دنیا مفادات کی دنیا ہے جو ''کچھ لو کچھ دو'' کی بنیاد پر کام کرتی ہے اور اگر دینے کیلئے کچھ نہ ہو تو ''کشکول'' زیادہ دیر تک بھرا یا نہیں جا سکتا یہ کسی روز ''خالی ہاتھ'' بھی واپس آسکتا ہے۔

وطن عزیز میں غربت کی شرح جس رفتار سے بڑھ رہی ہے اور جینے کیلئے نامساعد حالات کا مقابلہ کرنے کے باوجود لوگ بڑی تیز رفتاری سے خطِ غربت سے نیچے گرتے چلے جا رہے ہیں ان حالات میں بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کی موجودگی سمجھ آتی ہے۔ بجٹ میں اس کیلئے مختص رقم 716 ارب روپے سے بڑھا کر 838 ارب روپے کردی گئی ہے۔ لیکن یہ سب دیکھ کر مشہور چینی کہاوت یاد آ گئی کہ ''دوست کو مچھلی نہ دو بلکہ مچھلی پکڑنا سکھادو''۔

سوچنے کی ضرورت ہے کہ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کا حجم بڑھاتے رہنے سے قیامت خیز غربت اور معاشی تنزلی کا مقابلہ کب تک کیا جاتا رہے گا کہیں ایسا نہ ہو کہ ''ایک روز ٹوٹ جائے سلسلہ چاہ کا'' والا معاملہ یہاں بھی ہو جائے۔ اس لئے اچھا ہوگا بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کا حجم بڑھانے کی بجائے ''محرومِ تماشا'' افراد کو چھوٹی بڑی اور درمیانی صنعتیں لگا کر دی جائیں جن میں ملکیت سے لیکر ملازمت تک انہیں ہر سہولت فراہم کی جائے۔ اس طرح غریب کے گھر کا چولہا جلے گا اور ملکی معیشت کا پہیہ بھی چلے گا۔ صنعتی انفراسٹرکچر الگ سے مضبوط ہو جائے گا ممکن ہے شب و روز محنت سے ہم لینے والوں کی صف سے نکل کر دینے والوں کی قطار میں جا کھڑے ہوں۔

عوام کی غربت بڑھانے میں ایک فیکٹر اور بھی ہے اور وہ کسی انتہائی کھاتے پیتے شخص کی پٹی سے نکلی توند کی طرح بجٹ کی ''زد'' سے باہر ہو جانے والی تیل کی قیمتیں ہیں۔

ہمارے امپورٹ بل کا سب سے بڑا حصہ جو غالباً 25 سے 30 فیصد ہے تیل کی درآمد پر خرچ ہوتا ہے۔ کبھی ان قیمتوں کا تعین بجٹ کیساتھ ہی ہوتا تھا اور سال بھر شاذ و نادر ہی بڑھتی تھیں جیسا کہ کئی ہمسایہ ملکوں میں اب بھی ہو رہا ہے۔ پھر ان کا تعین ماہانہ اور پھر پندرہ روز کے بعد ہونے لگا، جو جنگ کے باعث ہفتے کے ہفتے پر آ گیا۔ تیل امپورٹ بل کے حجم اور اس کے معیشت پر اثرات کے حوالے سے کہا جا سکتا ہے کہ آجکل ایک ''چھوٹا بجٹ'' چراغ کے جن کی طرح بار بار ''حاضر'' ہو جاتا ہے جس طرح کہا جاتا ہے کہ امریکہ ہر ملک کا ہمسایہ ہے اسی طرح تیل کے نرخ بھی ہر چیز کی قیمت کے ''ماں جائے'' ہیں۔ پھر ہمارے ہاں اشیاء کے نرخ اور کرائے ایک بار بڑھ جائیں تو تیل قدرے سستا ہونے پر بھی اختیارات کے سنگھاسن پر بیٹھے کسی شخص کی طرح آسانی سے نیچے نہیں آتے اور اگر ڈنڈا ڈولی کرکے نیچے لائے بھی جائیں تو ''دن دوگنی رات چوگنی'' ترقی کرنیوالے یہ نرخ چیونٹی کی رفتار سے نیچے آتے ہیں اور وہ بھی کسی حد تک۔

اشرافیہ اور عام طبقات میں تقسیم ہونے والی مراعات کا عدم توازن بھی عوام میں بڑی بے چینی پیدا کررہا ہے۔ مان لیا وسائل کم ہیں لیکن انہیں مل بانٹ کر تو استعمال کیا جاسکتا ہے تاکہ عوامی بے چینی کم ہو سکے۔ امریکی میریلینڈری پبلکن کے صدر تھامسک جیفرسن نے کیا خوبصورت جملہ لکھا ہے جو کچھ یوں ہے: ''انسانی زندگیوں کی حفاظت، انکی خوشی کیلئے جدوجہد اور انہیں تباہی سے بچانا ہی ایک قانونی حکومت کا اولین فرض ہوا کرتا ہے۔''

آخر میں غالب کا شعر عرض ہے:

کچھ تو دے اے فلکِ ناانصاف
آہ و فریاد کی رخصت ہی سہی

کامیابیوں کا سایہ اور مہنگائی

سرفراز راجا

گزشتہ دو سال میں موجودہ حکومت نے سفارتی محاذ پر جو کامیابیاں حاصل کی ہیں، وہ واقعی ناقابلِ یقین ہیں۔ یہ وہ دیرینہ خواب تھے جنہیں محض چند مہینوں اور سال میں شاندار تعبیر ملی۔ ایران اور امریکا کے درمیان جنگ میں کامیاب ثالثی نے دنیا بھر میں پاکستان کے وقار کو نیا مرتبہ بخشا ہے۔ آج پاکستان کو نہ صرف ایک علاقائی طاقت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، بلکہ عالمی سطح پر بھی اس کی اہمیت تسلیم کی جا رہی ہے۔ یہ صورتحال ہر پاکستانی کے لیے باعثِ فخر ہے اور اس سے قوم کا حوصلہ بلند ہوا ہے۔

بات کی جائے ملکی ترقی کی تو اس میں کوئی شک نہیں کہ کم از کم پاکستان کے سب سے بڑے صوبے پنجاب میں گزشتہ عرصے میں خاطر خواہ ترقی دیکھنے کو ملی ہے۔ ٹرانسپورٹ کا شعبہ اس حوالے سے ایک روشن مثال ہے، جہاں الیکٹرک بسوں کے ذریعے عوام کو نجی ٹرانسپورٹ کے مقابلے میں کئی گنا کم کرائے پر باوقار سفر کی سہولت میسر آئی ہے۔ اس کے علاوہ شہروں اور بازاروں کی خوبصورتی، ہزاروں کلومیٹر طویل سڑکوں کا جال، اور ہسپتالوں میں مفت ادویہ اور سکولوں میں مفت تعلیم کی فراہمی جیسے اقدامات قابلِ تحسین ہیں۔ یہ منصوبے عوام کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی لا رہے ہیں اور مستقبل کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کررہے ہیں۔

تاہم پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں عوام کا سب سے بڑا مسئلہ مہنگائی ہے۔ جہاں اکثریت متوسط اور غریب طبقے پر مشتمل ہے، وہاں روزمرہ کا حساب کتاب ہی اصل چیلنج بن جاتا ہے۔ بجلی، گیس، پٹرول، اور اشیائے خورونوش کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ عوام کی اولین تشویش ہے۔ ان تمام معاملات میں تیل کی قیمتیں سب سے اہم ہیں، کیونکہ یہ براہِ راست ہر شہری کی جیب پر اثرانداز ہوتی ہیں۔ فروری میں جب ایران اور امریکا کے درمیان جنگ شروع ہوئی تو پاکستان میں یکدم تیل کی قیمتوں میں اضافہ کردیا گیا۔ عوام کو بتایا گیا کہ عالمی منڈی میں تیل مہنگا ہونے کے سبب یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ عوام نے حکومت کی بات پر بھروسا کیا، صورتحال کو سمجھا، اور دعا کی کہ جنگ ختم ہو، عالمی مارکیٹ بہتر ہو، اور انھیں ریلیف ملے۔

جنگ بند ہوئی اور عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتیں کم ہوگئیں، لیکن پاکستانی عوام کو مطلوبہ ریلیف نہ مل سکا۔ ایک بار ستر روپے کے قریب پٹرول کی قیمت کم کی گئی، لیکن اس پر آئل کمپنیوں کا جو ردعمل تھا، وہ سب نے دیکھا۔ مگر اس کے بعد، خاص طور پر گزشتہ جمعہ کو تیرہ روپے فی لیٹر کا اضافہ حیران کن تھا، کیونکہ اس عرصے میں عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں کمی آئی تھی، اضافہ نہیں ہوا۔ یہ ایسا فیصلہ تھا جس کا دفاع حکومت کے اپنے وزراء کے پاس بھی نہ تھا۔ پٹرولیم وزیر کی وضاحتیں تو اور بھی پریشان کن تھیں۔ انھوں نے اس فارمولے کی نفی کردی جو عوام کو برسوں سے سمجھایا جاتا رہا تھا، اور کہا کہ خام تیل کی قیمتوں کا پٹرول کی قیمتوں سے براہِ راست تعلق نہیں، بلکہ تیار شدہ ریفائنڈ پیٹرول کی قیمتیں اہم ہیں۔ اب عوام کے لیے یہ الجھن پیدا ہوگئی کہ آخر انہیں کس بات پر یقین کرنا چاہیے؟ کیا وہ فارمولہ غلط تھا، یا اب نیا فارمولہ درست ہے؟ عالمی منڈی میں قیمتوں میں اضافے کی خبر آتے ہی ان کے لیے پیٹرول اور ڈیزل مہنگا کردیا جاتا ہے اور قیمتوں میں کمی پر انھیں بتایا جاتا ہے کہ اس کا اثر مقامی مارکیٹ تک پہنچنے میں وقت لگے گا۔

چلیں، پٹرول اور ڈیزل تو عوام کو سرکاری قیمت پر مل جاتا ہے، لیکن ایل پی جی کا حال کچھ اور ہے، جو پاکستان کی اکثریت استعمال کرتی ہے۔ ایل پی جی سرکاری مقررہ قیمت سے دوگنا سے بھی زیادہ قیمت پر کھلے عام فروخت ہورہی ہے، اور عوام مجبور ہیں کہ وہ سوا دو سو کلو والی گیس چار سے پانچ سو روپے فی کلو میں خریدیں۔ یہ ایک سنگین مسئلہ ہے، کیونکہ غریب اور متوسط طبقہ ایل پی جی پر انحصار کرتا ہے، اور اس قیمت میں اضافہ ان کی ماہانہ بجٹ کو تباہ کررہا ہے۔ جب عوام کو پٹرول اور ایل پی جی دونوں کی قیمتوں میں اس طرح کے اتار چڑھاؤ کا سامنا ہوتا ہے، تو ان تمام ترقیاتی اور سفارتی کامیابیوں کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ عوام کو لگتا ہے کہ ان کی بنیادی ضروریات کو نظرانداز کیا جارہا ہے، ایک منتخب عوامی حکومت کو عوام ہی کا خیال رکھنا چاہیے، کیونکہ اسے آخر کار عوام کے پاس ہی واپس جانا ہے۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ تمام فیصلے عوام کے مفاد میں کیے جائیں۔ اگر سفارتی کامیابیوں اور ترقیاتی منصوبوں کے ساتھ مہنگائی اور توانائی کے بحران کا حقیقی حل پیش نہ کیا گیا، تو یہ پیش رفت عوام کے لیے بے معنی ہوکر رہ جائے گی۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ قیمتوں کے تعین میں شفافیت لائے، عالمی مارکیٹ میں ہونے والی کمی کا فوری فائدہ عوام تک پہنچائے، اور ایل پی جی کی غیر قانونی قیمت میں اضافے کے خلاف کارروائی کرے۔ عوام کا اعتماد حکومت کے لیے سب سے بڑا سرمایہ ہے، اور اس اعتماد کو برقرار رکھنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ترقی کا ثمر تبھی حقیقی ہوگا جب ہر طبقے تک اس کی مساویانہ رسائی ہو، اور عوام کو اپنی روزمرہ زندگی میں اس کا مثبت اثر محسوس ہو۔

سیاسی احتسابی بیانیے اور شاہانہ مراعات

نازیہ مصطفیٰ

پاکستان کی سیاست میں عوام صرف انتخابی وعدوں کو ہی نہیں دیکھتے بلکہ اس بات کا بھی جائزہ لیتے ہیں کہ اقتدار میں آنے کے بعد سیاسی جماعتیں اپنے منشور، بیانیے اور اصولوں پر کس حد تک قائم رہتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی جماعت برسوں تک سادگی، احتساب، کفایت شعاری، وی آئی پی کلچر کے خاتمے اور عوامی نمائندوں کی جوابدہی کا نعرہ بلند کرتی ہے تو عوام اس سے عملی طور پر بھی انہی اصولوں کی پاسداری کی توقع رکھتے ہیں۔ سینٹ، قومی اسمبلی اور خیبر پختونخوا اسمبلی میں حالیہ دنوں منظور کیے گئے ارکانِ اسمبلی، سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کی تنخواہوں، مراعات، قانونی تحفظات اور خصوصی اختیارات سے متعلق بلوں نے ایک نئی سیاسی بحث کو جنم دیا ہے، کیونکہ یہ قانون سازی محض تنخواہوں میں اضافے تک محدود نہیں بلکہ مراعات، قانونی تحفظ، وی آئی پی سہولیات اور اختیارات کا ایک ایسا جامع پیکیج ہے جس نے احتساب اور سادگی کے اس بیانیے پر سوالات کھڑے کر دیے ہیں جسے تحریک انصاف برسوں سے اپنی سیاسی شناخت قرار دیتی رہی ہے۔

جمہوری نظام میں منتخب نمائندوں کو مناسب تنخواہ، دفتری سہولیات اور ضروری مراعات فراہم کرنا دنیا بھر میں ایک تسلیم شدہ اصول ہے تاکہ وہ مالی دباؤ سے آزاد ہو کر قانون سازی اور عوامی خدمت انجام دے سکیں۔ تاہم اصل بحث اس وقت پیدا ہوتی ہے جب یہ مراعات غیر معمولی نوعیت اختیار کرجائیں، ان کی مالی لاگت واضح نہ ہو یا ان کی منظوری انہی افراد کے ذریعے ہو جو خود ان کے براہِ راست مستفید ہونے والے ہوں۔ یہی وہ پہلو ہے جس نے خیبر پی کے اسمبلی کے حالیہ قوانین کو سیاسی اور عوامی تنقید کا مرکز بنا دیا ہے۔ اور یہی روش قومی اسمبلی اور سینٹ میں اپنائی گئی ہے۔

ارکانِ سینٹ و اسمبلی کی تنخواہوں اور مراعات سے متعلق قانون کے مطابق بنیادی تنخواہ کے علاوہ رہائشی الاؤنس، یوٹیلیٹی الاؤنس، سفری اخراجات، یومیہ الاؤنس، طبی سہولیات، ٹیلی فون، دفتری اخراجات، اجلاسوں کے الاؤنس اور دیگر متعدد مراعات کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس قانون کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ خیطر پی کے ارکان کی مختلف مراعات اور ان کی شرحوں کے تعین یا مستقبل میں اضافے کا اختیار فنانس کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ اس طریقہ کار سے مالی بوجھ کی مکمل تفصیلات قانون میں واضح طور پر سامنے نہیں آتیں، جس سے شفافیت کے بارے میں سوال پیدا ہوتے ہیں۔

اسی طرح سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے لیے الگ قانون میں سرکاری رہائش گاہیں، فرنشڈ رہائش، گاڑیاں، طبی سہولیات، سرکاری عملہ، مواصلاتی سہولتیں، اندرون و بیرون ملک سفری مراعات اور دیگر خصوصی انتظامات شامل کیے گئے ہیں۔ بعض شقوں میں فضائی سفر کے لیے اعلیٰ درجے کی سہولتوں، خصوصی گاڑیوں اور دیگر انتظامی مراعات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اگرچہ بعض آئینی عہدوں کے ساتھ مخصوص سہولیات دنیا کے مختلف جمہوری نظاموں میں بھی موجود ہوتی ہیں لیکن عوامی حلقوں میں یہ سوال ضرور اٹھ رہا ہے کہ کیا موجودہ معاشی حالات میں ایسی مراعات کو وسعت دینا عوامی ترجیحات سے مطابقت رکھتا ہے؟ ناقدین کے مطابق ان میں سے بعض اقدامات کا مقصد مقنّنہ کی آزادی کا تحفظ ہوسکتا ہے، لیکن جب انہی قوانین میں وی آئی پی نوعیت کی سہولیات، خصوصی مراعات اور طرزِ زندگی سے متعلق انتظامات بھی شامل کر دیے جائیں تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کہیں قانون سازی کا مقصد عوامی خدمت کے بجائے مراعات کے دائرے کو وسیع کرنا تو نہیں۔

اس تمام بحث کا سب سے اہم پہلو سیاسی بیانیہ ہے۔ تحریک انصاف نے برسوں تک پاکستانی سیاست میں دو بڑے نعرے نمایاں کیے۔ ایک احتساب اور دوسرا وی آئی پی کلچر کا خاتمہ۔ اس جماعت کی قیادت مسلسل یہ موقف اختیار کرتی رہی کہ ملک کی معاشی مشکلات کی ایک بڑی وجہ حکمران طبقے کا شاہانہ طرزِ زندگی، غیر ضروری مراعات اور سرکاری وسائل کا بے دریغ استعمال ہے۔ عوام کے سامنے سادگی، کفایت شعاری اور مساوات پر مبنی حکمرانی کا تصور پیش کیا گیا۔ چنانچہ جب اسی جماعت کی حکومت میں ایسے قوانین سامنے آتے ہیں جنہیں ناقدین وی آئی پی کلچر کے فروغ سے تعبیر کرتے ہیں تو سیاسی سطح پر سوالات کا اٹھنا فطری امر بن جاتا ہے۔

اس معاملے کا ایک اور اہم پہلو "مفادات کے ٹکراو" کا ہے۔ اچھی حکمرانی کے عالمی اصولوں کے مطابق جب کوئی ادارہ اپنے ہی ارکان کی تنخواہوں، مراعات یا اختیارات کا فیصلہ کرتا ہے تو شفافیت اور غیر جانبداری کو یقینی بنانے کے لیے اضافی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ کئی جمہوری ممالک میں اس مقصد کے لیے آزاد تنخواہ کمیشن، پبلک پے ریویو باڈیز یا دیگر غیر جانبدار ادارے قائم کیے جاتے ہیں تاکہ عوام کو یہ اعتماد حاصل رہے کہ فیصلے ذاتی مفاد کے بجائے قومی مفاد کو سامنے رکھ کر کیے گئے ہیں۔

بعض قانونی ماہرین نے یہ سوال بھی اٹھایا ہے کہ اگر مختلف مراعات اور مالی فوائد کا تعین مستقبل میں فنانس کمیٹی کے ذریعے کیا جانا ہے تو کیا بہتر نہ ہوتا کہ قانون کے ساتھ مکمل مالی تخمینہ بھی عوام کے سامنے رکھا جاتا؟ اس سے نہ صرف شفافیت میں اضافہ ہوتا بلکہ شہری یہ بھی جان سکتے کہ ان قوانین کے نتیجے میں قومی خزانے پر مجموعی مالی بوجھ کتنا پڑے گا۔

اگرچہ پی ٹی آئی کی کے پی حکومت اور ان قوانین کے حامی یہ موقف اختیار کرسکتے ہیں کہ منتخب نمائندوں کو موثر قانون سازی اور آئینی ذمہ داریوں کی انجام دہی کے لیے مناسب مالی اور انتظامی سہولیات فراہم کرنا ضروری ہے۔ ان کے نزدیک مقنّنہ کی آزادی کو مضبوط بنانے اور منتخب اداروں کے وقار کے لیے بعض مراعات ناگزیر ہوتی ہیں۔ تاہم جمہوری معاشروں میں ایسے دلائل اسی وقت زیادہ موثر سمجھے جاتے ہیں جب ان کے ساتھ مکمل مالی شفافیت، آزادانہ نگرانی اور عوامی احتساب بھی موجود ہو۔

اس سارے معاملے نے ایک مرتبہ پھر یہ حقیقت اجاگر کردی ہے کہ سیاسی جماعتوں کا اصل امتحان اپوزیشن میں نہیں بلکہ اقتدار میں ہوتا ہے۔ عوام کسی بھی جماعت کا محاسبہ اس کے نعروں سے زیادہ اس کے عملی اقدامات کی بنیاد پر کرتے ہیں۔ اگر کسی جماعت کا بنیادی سیاسی بیانیہ سادگی، احتساب اور وی آئی پی کلچر کے خاتمے پر استوار ہو تو اس کے ہر سرکاری فیصلے کو بھی اسی پیمانے پر پرکھا جائے گا۔ یہی جمہوریت کا حسن ہے کہ عوام سوال پوچھتے ہیں، میڈیا بحث کرتا ہے اور سیاسی جماعتوں کو اپنے فیصلوں کی وضاحت پیش کرنا پڑتی ہے۔

نوٹ:۔ کالم نگاروں کی اپنی رائے ہے اس سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں

بقیہ 1

کی حقیقی ضامن ہے، فنی و پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت، متناسب مواقع، پیداواری صلاحیت، اور کاروباری جدت ہی عالمی معاشی کامیابی کی ضمانت ہے، پیشہ ورانہ ہنرمندی کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے حکومت نے نیشنل ووکیشنل اینڈ ٹیکنیکل ٹریننگ کمیشن کو ایک جدید، متحرک اور مستقبل کے منصوبہ ساز قومی ادارے میں تبدیل کیا ہے تاکہ یہ ادارہ عالمی معیار کی تربیت، بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ اسناد اور صنعت سے ہم آہنگ مہارتیں فراہم کر سکے، جو ہمارے نوجوانوں کو پاکستان اور دنیا بھر میں اعتماد کے ساتھ مقابلہ کرنے کے قابل بنائیں، رواں سال نیشنل ووکیشنل اینڈ ٹیکنیکل ٹریننگ کمیشن کے ذریعے تکنیکی مہارتوں کی ترقی کے لیے خطیر بجٹ مختص کیا گیا ہے جو حکومتی عزم کی عکاسی کرتا ہے۔اس پالیسی کے تحت ہنر مندی کی ترقی کو پاکستان کی معاشی ترقی و خوشحالی کا بنیادی ستون رکھا گیا ہے، حکومتی حکمت عملی کا ایک اور مرکزی پہلو روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ ایسے ہنرمندوں، کاروباری شخصیات اور پیشہ ور افراد کی تربیت بھی ہے جو روزگار کے مواقع، برآمدات اور قومی پیداواری صلاحیت میں اضافہ اور پائیدار معاشی ترقی میں اپنا تعمیری کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اپنے صنعتی شراکت داراور بین الاقوامی اداروں کے ساتھ تعاون اور شراکت داری کو جامع حکمت عملی کے تحت وسعت دے رہی ہے تاکہ پاکستانی افرادی قوت کی صلاحیتیں عالمی معیار پر پورا اتریں اور بین الاقوامی سطح پر مسابقت برقرار رکھ سکیں۔قومی افرادی قوت کی قدرتی استعداد کی بہترین نشوونما کیلئے بلاتفریق رنگ و نسل ہر مرد و خواتین کو یکساں مواقع کی فراہمی حکومتی ترجیحات میں شامل ہے۔تربیتی اداروں کی موثر کارکردگی، وفاقی اور صوبائی سطح پر جامع حکمت عملی اور نجی صنعت کاروں اور اداروں کی مشترکہ اور پرخلوص کاوشوں کے نتیجے میں یقیناً پاکستانی ہنرمند افرادی قوت عالمی سطح پر قابلیت، جدت اور اعتماد کی علامت بنیں گے۔ آیئے، ہم عہد کریں کہ ہم سب مل کر ایسا مستقبل تعمیر کریں جہاں صلاحیتوں کو بہترین انداز میں بروئے کار لاتے ہوئے انہیں قومی خوشحالی میں تبدیل کیا جاسکے۔

بقیہ 2

پاکستان کو کمزور کرنے اور اسے تقسیم کرنے کی منظم سازشیں کی جا رہی ہیں، جنہیں ہر صورت ناکام بنایا جائے گا میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ غیر متوازن ترقی کو تشدد اور دہشت گردی کی بنیادی وجہ قرار دینا حقائق کے منافی ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ آج تربت سمیت بلوچستان کے کئی علاقے کہیں زیادہ ترقی یافتہ ہیں تو کیا وہاں نام نہاد تحریکیں ختم ہو گئی ہیں؟ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مسئلہ ترقی نہیں بلکہ ایک مخصوص سوچ ہے انہوں نے کہا کہ ریاست مخالف عناصر کا مقصد عوام کی ترقی، خوشحالی یا پسماندگی کا خاتمہ نہیں بلکہ بندوق کے زور پر اپنا نظریہ مسلط کرنا ہے۔ ایسے عناصر پاکستان کو کیک کی طرح ٹکڑوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں، لیکن قوم اور ریاست ان کے مذموم عزائم کبھی کامیاب نہیں ہونے دے گی وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت آئین پاکستان کے دائرے میں رہتے ہوئے ہر قسم کے مذاکرات کے لیے تیار ہے، تاہم اگر کوئی ریاست پاکستان کو توڑنے یا اس کی سلامتی کو نقصان پہنچانے کی سوچ رکھتا ہے تو ایسی سوچ پر کسی قسم کی بات چیت نہیں ہو سکتی انہوں نے کہا کہ ریاست ہر چیز سے مقدم ہے اور قومی سلامتی پر کسی قسم کا سمجھوتہ ممکن نہیں۔انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ریاست پاکستان کے دفاع، استحکام اور بقا کے لیے اپنی جان بھی نچھاور کرنے سے دریغ نہیں کریں گے میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ گورننس، انتظامی امور اور عوامی خدمات سے متعلق شکایات اور تحفظات ہو سکتے ہیں اور حکومت ان کے ازالے کے لیے سنجیدہ اقدامات کر رہی ہے، تاہم ریاست کی سلامتی اور وحدت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ نوجوانوں کا اعتماد صرف شفاف، غیر جانبدار اور میرٹ پر مبنی نظام کے ذریعے ہی بحال کیا جا سکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومت جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے آرٹیفیشل انٹیلیجنس کے ذریعے سرکاری بھرتیوں کے عمل کو مکمل طور پر شفاف، غیر جانبدار اور میرٹ پر استوار کرے گی تاکہ ہر اہل امیدوار کو بلا امتیاز مساوی مواقع فراہم کیے جاسکیں وزیر اعلیٰ بلوچستان نے ورکشاپ کے اختتام پر شرکاء کے سوالات کے تفصیلی اور مدلل جواب بھی دیئے اور سوالات و جواب کا یہ سیشن ڈھائی گھنٹے سے زائد وقت پر محیط رہا۔

بقیہ 3

منصفانہ بلکہ شہداء اور انکے خاندانوں کی دل آزاری ہے۔خواجہ آصف نے کہا کہ کوئی شخص محض تنخواہ کیلئے اپنی قیمتی جان کی قربانی نہیں دیتا، جان کی قربانی کے پیچھے کسی نظریے، عقیدے، فرض اور وطن سے گہری وابستگی ہوتی ہے، آپ حالات و واقعات یا طریقہ کار سے اختلاف کرسکتے ہیں، مگر اس نظریے، وابستگی، محبت اور قربانی کی توہین نہیں کرسکتے۔وزیر دفاع نے کہا کہ دہشتگردی کیخلاف جنگ جاری ہے اور پاک فوج سمیت دیگر اداروں کے جوان اور شہری شہادتیں دے رہے ہیں، ان کی قربانی کو تنخواہ کا نتیجہ قرار دینا سیاسی تنقید نہیں بلکہ اخلاقی بے حسی ہے۔وزیر دفاع خواجہ آصف نے مزید کہا کہ مولانا صاحب نے صرف ایک ادارے کو نہیں، ہزاروں شہداء، غازیوں، بیواؤں اور یتیموں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔

بقیہ 4

پیش کیا جا سکے جنہوں نے پاکستان کے لئے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔دفتر خارجہ سے جاری بیان کے مطابق انہوں نے اس امر پر بھی زور دیا کہ بیرونِ ملک مقیم مستحق پاکستانیوں کی ملک کے لئے گراں قدر خدمات کو بھی مناسب طور پر تسلیم کیا جائے اور انہیں ان کی شاندار خدمات کے اعتراف میں سول اعزازات سے نوازا جائے۔اجلاس میں وزیر اعظم کے معاونِ خصوصی طارق باجوہ، سیکرٹری خارجہ سفیر آمنہ بلوچ، کابینہ سیکرٹری، اوورسیز پاکستانیز فاؤنڈیشن)او پی ایف (اور وزارتِ سمندر پار پاکستانیز وانسانی وسائل کی ترقی کے سینئر حکام نے شرکت کی۔

بقیہ 5

مشترکہ آپریشن شعبان جاری ہے، سیکیورٹی فورسز نے موثر کارروائیوں میں مزید 2 دہشتگردوں کو ہلاک کردیا۔سیکیورٹی ذرائع کے مطابق خوارج کو فضائی اور زمینی کارروائیوں کے ذریعے نشانہ بنایا جارہا ہے۔سیکیورٹی ذرائع نے بتایا کہ سیکیورٹی فورسز کی کارروائیوں میں خارجی دہشتگردوں کو بھاری نقصان کا سامنا کرنا پڑا، موثر کارروائیوں کے دوران مزید 2 دہشتگردوں کو ہلاک کردیا گیا جس کے بعد آپریشن شعبان میں ہلاک دہشتگردوں کی مجموعی تعداد 85 ہوگئی ہے۔سیکیورٹی ذرائع کے مطابق جولائی سے اب تک آپریشن شعبان اور انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز میں 123 خارجی دہشتگردوں کو ہلاک کیا گیا ہے۔

بقیہ 6

جاری ہونے والے ایک بیان میں چوہدری نعیم کریم نے کہا کہ کوئٹہ شہر کی آبادی اسوقت 40 لاکھ سے زائد ہوچکی ہے جس کی وجہ سے کوئٹہ کے شہریوں کو مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور بڑھتی ہوئی آبادی کی مناسب سے بنیادی سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے شہریوں کو مشکلات درپیش تھیں انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت نے کوئٹہ کو دو اضلاع کوئٹہ ایسٹ اور کوئٹہ ویسٹ میں تقسیم کرکے ایک اچھا فیصلہ کیا ہے کوئٹہ ایسٹ میں سب ڈویژن صدر، سٹی، سریاب جبکہ کوئٹہ ویسٹ میں کچلاک، بروری اور پنجپائی شامل ہیں ضلع مستونگ شامل کیے جانے کے بعد اب کوئٹہ ڈویژن تین اضلاع پر مشتمل ہوگا۔چوہدری نعیم کریم نے لسبیلہ ڈویژن، مکران ڈویژن، نصیر آباد ڈویژن، ژوب ڈویژن کے قیام کا بھی خیر مقدم کیا ہے اور کہا کہ نئے ڈویژن کے قیام سے تعلیم، صحت سمیت دیگر سہولیات عوام کو اب اپنی دہلیز پر دستیاب ہونگی، انہوں نے کہا کہ ہم کوئٹہ شہر کو دو اضلاع میں تقسیم کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ کوئٹہ شہر میں صدیوں سے آباد سیٹلرز کو بھی مناسب نمائندگی دی جائے گی کیونکہ کوئٹہ شہر میں آباد سیٹلرز کا جینا مرنا بلوچستان کے ساتھ ہی ہے۔انہوں نے کہا کہ کوئٹہ شہر کی آبادی بڑھنے کی وجہ سے یہاں مقیم شہریوں کو بہت سی مشکلات درپیش تھیں اور بنیادی سہولیات نہ ہونے کے برابر تھیں اب کوئٹہ شہر کو دو اضلاع میں تقسیم کرنے کے بعد امید پیدا ہوئی ہے کہ کوئٹہ شہر کے عوام کے مسائل حل ہونگے اور انہیں بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

بقیہ 7

والے پولیس اہلکاروں کو خراج عقیدت پیش کیا ہے اور ان کے اہل خانہ سے دلی ہمدردی و تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ آل پارٹیز بیچ کے ترجمان نے اپنے بیان میں مطالبہ کیا کہ شہداء کے لواحقین کے تمام جائز مطالبات فوری طور پر منظور کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں بڑھتی ہوئی بدامنی، قتل و غارت اور امن و امان کی ابتر صورتحال صوبائی حکومت کی ناکام پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ ان کے بقول اس وقت بلوچستان کا کوئی قومی شاہراہ یا ضلع مکمل طور پر محفوظ نہیں، جبکہ عوام کے جان و مال کا تحفظ حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے، جسے پورا کرنے میں صوبائی حکومت ناکام نظر آتی ہے۔ترجمان نے مطالبہ کیا کہ مانگی ڈیم حملے کی شفاف، غیر جانبدار اور مکمل تحقیقات کے لیے ایک آزاد اور بااختیار جوڈیشل کمیشن قائم کیا جائے تاکہ واقعے کے ذمہ دار عناصر کو قانون کے مطابق انصاف کے کٹہرے میں لایا جا سکے۔انہوں نے مزید اعلان کیا کہ مانگی ڈیم کے شہداء سے اظہار یکجہتی اور واقعے کے خلاف کل بروز بدھ، 15 جولائی، صبح 10 بجے تربت پریس کلب کے سامنے ایک پُرامن احتجاجی ریلی نکالی جائے گی۔ آل پارٹیز بیچ نے تمام سیاسی جماعتوں، سول سوسائٹی، وکلا، طلبہ اور عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ احتجاجی ریلی میں بھرپور شرکت کر کے امن، انصاف اور شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کے لیے اپنی آواز بلند کریں

بقیہ 8

عالمی ادارہ صحت (WHO)، یونیسیف اور دیگر شراکت دار اداروں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران پولیو مہم کی پہلے روز کی پیش رفت، ٹیموں کی کارکردگی، کوریج، درپیش مسائل اور ان کے فوری حل پر تفصیلی غور کیا گیا۔ڈپٹی کمشنر مہراللہ بادینی نے ہدایت کی کہ کوئی بھی بچہ پولیو سے بچاؤ کے قطرے پینے سے محروم نہ رہے۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو ہدایت کی کہ فیلڈ میں ٹیموں کی مسلسل نگرانی کو یقینی بنایا جائے، غیر حاضر بچوں تک دوبارہ رسائی حاصل کی جائے اور مہم کو کامیاب بنانے کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں۔انہوں نے والدین سے بھی اپیل کی کہ وہ اپنے پانچ سال سے کم عمر بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے ضرور پلوائیں تاکہ انہیں عمر بھر کی معذوری سے محفوظ رکھا جا سکے۔

بقیہ 9

امن کی بحالی کیلئے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ یہ بات انہوں نے کو قبائلی رہنما سردار احمد خان غیبزئی، جمعیت علماء اسلام کے رہنما و سینیٹر عبدالشکور غیبزئی اور دیگر کے اعزاز میں دیئے گئے ظہرانے کے موقع پر بات چیت کرتے ہوئے کہی۔ لالہ یوسف خلجی نے کہا کہ بلوچستان میں صدیوں سے پشتون، بلوچ، سندھی، سرائیکی، پنجابی سمیت دیگر زبانیں بولنے والے بھائیوں کی طرح آباد ہیں جن کے آپس میں رشتے داریاں لیکن کچھ عرصے سے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت صوبے میں بھائی چارے کی فضاء کو خراب کرنے کی سازشیں کی جارہی ہیں جو کسی بھی طرح صوبے اور یہاں کے عوام کے مفاد میں نہیں ہیں۔انہوں نے کہا کہ اسوقت پورا صوبہ دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے اور آئے روز بے گناہ افراد کو شہید اور تاجروں کی مال سے بھری گاڑیوں کو نذر آتش کیا جاتا ہے لیکن حکومت کی رٹ کہیں نظر نہیں آرہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان امن جرگے طویل عرصے سے صوبے میں نفرتوں اور قبائلی دشمنیوں کے خاتمے کیلئے اپنا کردار ادا کرتا آرہا ہے اور ابتک کئی قبائلی تنازعات کا پرامن طریقے سے تصفیہ کرکے قبائل کو آپس میں شیر و شکر کیا گیا۔انہوں نے کہا کہ بلوچستان ہم سب کا مشترکہ گھر ہے ہمیں سیاست سے بالاتر ہوکر صوبے سے نفرتوں اور قبائلی دشمنیوں کے خاتمے کیلئے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان ایک قبائلی صوبہ ہے یہاں کی اپنی قبائلی روایات ہیں جس کی پاسداری ہم سب پر لازم ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبے کے عوام کے مسائل کا واحد حل سیاست اور قبائلیت کو الگ الگ کرنے میں مضمر ہے۔انہوں نے کہا کہ صوبے میں قبائلی دشمنیوں کی وجہ سے جن نوجوانوں کے ہاتھوں میں قلم اور کتاب ہونی چاہیئے تھی وہ بندوق اٹھائے ہوئے ہیں اگر ہم نے قبائلی تنازعات کے حل کیلئے سنجیدہ کوششیں نہ کیں تو آنے والی نسلیں ہمیں بھی معاف نہیں کریں گی۔

بقیہ 10

مزید سماعت 16 جولائی تک ملتوی کر درخواست گزار کے وکیل کو وفاقی حکومت اور نیب کے دلائل پر جواب الجواب کی تیاری کی ہدایت کر دی۔ جسٹس محمد علی مظہر کی سربراہی میں جسٹس مسرت ہلالی اور جسٹس شاہد بلال حسن پر مشتمل تین رکنی بنچ نے منگل کو کیس کی سماعت کی۔ دوران سماعت اٹارنی جنرل نے مؤقف اختیار کیا کہ نیب قانون میں ترامیم کے بعد سپریم کورٹ کو ایسے مقدمات سننے کا دائرہ اختیار حاصل نہیں رہا۔ ان کے مطابق نیب مقدمات میں ضمانت اور سزا کے خلاف اپیلیں وفاقی آئینی عدالت میں سنی جانی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ممکن نہیں کہ ایک ہی مقدمے کا ایک حصہ سپریم کورٹ اور دوسرا وفاقی آئینی عدالت سنے۔ نیب پراسیکیوشن نے بھی وفاقی حکومت کے مؤقف کی حمایت کی۔ درخواست گزار کے وکیل عباد الرحمان لودھی نے مؤقف اختیار کیا کہ نیب ترامیم میں کہیں بھی یہ نہیں لکھا کہ ضمانت کی درخواستیں وفاقی آئینی عدالت سنے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ قانون کے مطابق صرف سزا کے خلاف اپیلیں وفاقی آئینی عدالت کے دائرہ اختیار میں آتی ہیں، جبکہ ضمانت کے مقدمات بدستور سپریم کورٹ سن سکتی ہے۔ وکیل نے مزید کہا کہ نیب ترامیم کے بعد بھی سپریم کورٹ ایک مقدمے میں ضمانت منظور کر چکی ہے اور اس وقت نیب نے عدالت کے دائرہ اختیار پر کوئی اعتراض نہیں اٹھایا تھا۔ اس پر عدالت نے نیب پراسیکیوٹر سے استفسار کیا کہ کیا پہلے دائرہ اختیار پر اعتراض کیا گیا تھا؟ نیب پراسیکیوٹر نے بتایا کہ 18 مارچ کو ہونے والی سماعت کے دوران ایسا کوئی اعتراض نہیں کیا گیا تھا۔ جسٹس شاہد بلال حسن نے ریمارکس دیئے کہ دائرہ اختیار سب سے پہلی قانونی رکاوٹ ہوتی ہے، جسے نیب نے خود ہی نظرانداز کیا۔ انہوں نے کہا کہ دائرہ اختیار پر اعتراض نہ اٹھانا نیب کی نااہلی ہے۔ جسٹس مسرت ہلالی نے استفسار کیا کہ نیب کے مؤقف میں اچانک تبدیلی کیوں آئی۔ بعد ازاں عدالت نے درخواست گزار کے وکیل کو جواب الجواب کی تیاری کی ہدایت کرتے ہوئے کیس کی مزید سماعت 16 جولائی تک ملتوی کر دی۔

بقیہ 11

متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے عہدے کی امیدوار، محترمہ مشیل باشلیٹ نے وزیرِاعظم ہاؤس اسلام آباد میں ملاقات کی جس میں نائب وزیرِ اعظم و وزیرِ خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار اور سیکرٹری خارجہ سفیر آمنہ بلوچ بھی موجود تھیں۔وزیرِاعظم نے مشیل باشلیٹ کا پاکستان آمد پر خیر مقدم کرتے ہوئے کثیر الجہتی تعاون کے فروغ اور عالمی چیلنجز سے نمٹنے میں اقوام متحدہ کے مرکزی کردار کے لیے پاکستان کی مضبوط حمایت کا اعادہ کیا۔وزیرِ اعظم نے اقوام متحدہ کے منشور کے مقاصد اور اصولوں کی پاسداری، اقوام متحدہ کی قراردادوں اور بین الاقوامی معاہدات پر مؤثر عمل درآمد، اور اقوام متحدہ کے تینوں بنیادی ستونوں، یعنی امن و سلامتی، ترقی اور انسانی حقوق، میں متوازن پیش رفت کی ضرورت پر زور دیا۔انہوں نے عالمی ترقیاتی ایجنڈے پر تیز رفتار عمل درآمد کے لیے بین الاقوامی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔محترمہ مشیل باشلیٹ نے اقوام متحدہ میں پاکستان کی تاریخی اور گراں قدر خدمات کو سراہتے ہوئے علاقائی اور بین الاقوامی امن و سلامتی کے فروغ کے لیے پاکستان کی مسلسل اور مؤثر کاوشوں کی بھی تعریف کی۔

بقیہ 12

وفود نے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ملاقات کے دوران بلوچستان کی مجموعی سیاسی صورتحال، عوام کو درپیش مسائل، صوبے کی ترقی، امن و امان، ماحولیاتی تحفظ، موسمیاتی تبدیلی کے اثرات اور حکومت کی جانب سے جاری ترقیاتی اقدامات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ وفود نے صوبائی مشیر کو اپنے اپنے علاقوں کے مسائل، عوامی مشکلات اور ترقیاتی ضروریات سے آگاہ کرتے ہوئے مختلف تجاویز پیش کیں۔

بقیہ 13

کلو چاندی کی چوری کیس میں سابق کلیکٹر کسٹم سمیت 5 مزید ملزمان گرفتار کرلیا گرفتار ملزمان میں سابق کلیکٹر کسٹم ڈاکٹر کرم الٰہی بھی شامل ہیں، ملزمان سے 214 کلو چوری شدہ چاندی اور 49 لاکھ روپے نقد برآمد کرلئے گئے ۔ ایف آئی اے ترجمان کے مطابق محکمہ کسٹم میں رواں سال اپریل میں 400 کلو چاندی لیسیسے سے تبدیل کرنیکا معاملہ سامنے آیا تھا۔ایف آئی اے کی تکنیکی ٹیم نے جدید ڈیجیٹل فرانزک اور انٹیلی جنس کی مدد سے کیس کی تحقیقات کیں، تحقیقات مکمل ہونے کے بعد چاندی کی چوری اور اسمگلنگ کے کیس کا مقدمہ درج کر لیا گیا۔مقدمے میں بتایا گیا کہ خالص چاندی کیا یک کلو کے سکٹ کو جعلی سیسے کے سکٹ سے تبدیل کیا گیا، ترجمان ایف آئی اے کے مطابق 400 کلو چاندی کی چوری کیس میں سابق کلیکٹر کسٹم ڈاکٹر کرم الٰہی سمیت 5 مزید ملزمان گرفتار کرلیا گیا کیس میں 2 پرنیوٹیو افسران کو پہلے ہی گرفتار کیا گیا تھا۔ملزمان سے 214 کلو چوری شدہ چاندی اور 49 لاکھ روپے نقد برآمد کرلئے گرفتار ملزمان کا جسمانی ریمانڈ حاصل کرلیا گیا۔ کیس میں 2 انسپکٹرز سمیت دیگر مفرور ملزمان کی گرفتاری کے لیے کارروائیاں جاری ہیں

بقیہ 14

کی ہدایات پر بلوچستان ریونیو اتھارٹی (BRA) نے ضلع حب میں ڈاکٹروں، میڈیکل سینٹرز اور ہسپتالوں کی رجسٹریشن اور ٹیکس تعمیل کو یقینی بنانے کیلئے کارروائیاں مزید تیز کردی ہیں۔اس سلسلے میں مختلف ڈاکٹروں اور ہسپتالوں کو بلوچستان سیلز ٹیکس آن سروسز ایکٹ، 2015 کے تحت رجسٹریشن، بروقت ٹیکس ریٹرن فائلنگ، واجب الادا ٹیکس کی ادائیگی اور دیگر قانونی تقاضوں کی تکمیل کیلئے نوٹسز جاری کیے گئے ہیں۔بلوچستان ریونیو اتھارٹی نے واضح کیا ہے کہ تمام قابل ٹیکس سروس فراہم کنندگان کیلئے قانون کے مطابق رجسٹریشن، بروقت ریٹرن جمع کرانا اور ٹیکس کی ادائیگی لازمی ہے۔عدم تعمیل کی صورت میں قانون کے مطابق جرمانوں، بینک اکاؤنٹس کی اٹیچمنٹ، کاروباری مراکز کی سیلنگ اور دیگر قانونی کارروائیاں عمل میں لائی جاسکتی ہیں۔بی آر اے نے تمام ڈاکٹروں، ہسپتالوں اور دیگر طبی خدمات فراہم کرنے والوں سے اپیل کی ہے کہ وہ رضاکارانہ طور پر ٹیکس قوانین کی مکمل پاسداری کریں، بروقت رجسٹریشن اور ریٹرن فائلنگ کو یقینی بنائیں اور صوبے میں شفاف، منصفانہ اور مضبوط ٹیکس نظام کے قیام میں اپنا کردار ادا کریں۔

بقیہ 15

میں اصلاحات، نیوز ایجنسیوں کے بجٹ، میڈیا ہاؤسز کے واجبات، ڈمی اخبارات اور دیگر متعلقہ امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ملاقات میں وفاقی وزیر اطلاعات اور سی پی این ای کے عہدیداران نے آڈٹ بیورو آف سرکولیشنز (اے بی سی) کے نظام میں ضروری اصلاحات پر اتفاق کیا۔اس موقع پر وفاقی وزیر اطلاعات عطا اللہ تارڑ نے کہا کہ حکومت آزاد، ذمہ دار اور مضبوط پرنٹ میڈیا پر یقین رکھتی ہے اور اخباری صنعت کو درپیش مسائل کے حل کے لیے تمام متعلقہ فریقوں کے ساتھ مشاورت کا عمل جاری رکھا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ اے بی سی کے نظام کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ، مؤثر اور شفاف بنانا وقت کی ضرورت ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ آڈٹ بیورو آف سرکولیشنز میں ضروری اصلاحات، میڈیا ہاؤسز کے واجبات کی ادائیگی اور نیوز ایجنسیوں سے متعلق امور کو ترجیحی بنیادوں پر آگے بڑھایا جائے گا، جبکہ صحافتی اداروں کو درپیش جائز مسائل کے حل کے لیے ہر ممکن تعاون فراہم کیا جائے گا۔سی پی این ای کے وفد نے نئی صدر سینئر پبلسٹی افسر رئیسہ عادل کو ذمہ داریاں سنبھالنے پر مبارکباد دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ ان کی قیادت میں وزارت اطلاعات اور اخباری صنعت کے درمیان باہمی تعاون مزید مضبوط ہوگا۔وفد نے سبکدوش ہونے والے پرنسپل انفارمیشن آفیسر مبشر حسن کی خدمات کو بھی سراہا اور ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ملاقات میں وفاقی سیکرٹری اطلاعات و نشریات اشفاق احمد خلیل بھی موجود تھے۔

بقیہ 16

کمشنر نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ہدایت کی کہ اسپتال میں 24 گھنٹے ڈاکٹرز اور طبی عملے کی موجودگی ہر صورت یقینی بنائی جائے تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں مریضوں کو بروقت اور معیاری طبی سہولیات فراہم کی جاسکیں انہوں نے واضح کیا کہ عوام کی شکایات کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا اور فرائض میں غفلت، غیر حاضری یا مریضوں کے ساتھ نامناسب رویہ اختیار کرنے والے اہلکاروں کے خلاف سخت قانونی و محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی جبکہ مسلسل غیر حاضری پر (آدم خان وارڈ بوائے، ثناء اللہ نرسنگ اردلی (ح دائی) کی رپورٹ سیکرٹری ہیلتھ کو بھیج دیا جائے گا اجلاس کے دوران آر ایچ سی ماشکیل کی خراب ایمبولینس کی فوری مرمت کی ہدایت بھی جاری کی گئی تاکہ مریضوں کی بروقت منتقلی کو یقینی بنایا جاسکے اور ایمرجنسی طبی خدمات میں کسی قسم کی رکاوٹ پیش نہ آئے اس موقع پر اسسٹنٹ کمشنر ثناء اللہ بلوچ نے اسپتال انتظامیہ اور عملے کو یقین دہانی کرائی کہ آر ایچ سی ماشکیل کو درکار تمام ضروری طبی سہولیات ادویات آلات اور ایمرجنسی ضروریات کی فراہمی کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے تاکہ علاقے کے عوام کو بہتر اور معیاری طبی خدمات میسر آسکیں اجلاس کے اختتام پر انہوں نے کہا کہ عوام کو صحت کی بہترین سہولیات فراہم کرنا انتظامیہ کی اولین ترجیح ہے اور اس مقصد کے حصول میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔

بقیہ 17

کی جارہی ہے، کالعدم تنظیم کا اصل مقصد پاکستان مخالف بنانیے کو ہوا دینا ہے۔ چوہدری گفتار حسین نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ راولاکوٹ میں شر پسندوں نے معصوم شہریوں پر بلا اشتعال اندھا دھند فائرنگ کی تاجروں کو دھمکیاں دینا، زبردستی بازار بند کرانا کالعدم تنظیم کا وتیرہ بن چکا ہے، احتجاج کا لبادہ اوڑھ کر دھونس، بلیک میلنگ، پروپیگنڈے کی سیاست کو مستقل ہتھیار بنایا جا رہا ہے۔چوہدری گفتار حسین نے کہا کہ طلبہ، خواتین، بچوں کو بطور انسانی ڈھال استعمال کیا جارہا ہے لیکن غیور عوام نے شر پسندوں کے انتشاری ایجنڈے کو مکمل طور پر مسترد کردیا، انہوں نے واضح کیا کہ تمام شاہراہوں کو مکمل کلیئرنس تک آپریشن جاری رہے گا۔سیکرٹری تعلیم آزاد کشمیر نے بھی معصوم بچوں اور طالبات کو احتجاجی سرگرمیوں میں لانے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ تعلیمی اداروں کی انتظامیہ کو طلبا کو ہر قسم کے احتجاج سے دور رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

بقیہ 18

اختیار کیے گئے کردار، آئین سے وفاداری، قومی وحدت کے لیے دی گئی قربانیوں اور ریاستی استحکام کے لیے کی جانے والی مسلسل جدوجہد سے ثابت ہوتی ہے۔ جو لوگ اپنی پوری سیاسی زندگی میں وطن، آئین، پارلیمان اور جمہوریت کے ساتھ کھڑے رہے ہوں، انہیں وقتی سیاسی مہمات، تراشے ہوئے بیانات یا کردار کشی کے ذریعے مشکوک بنانے کی کوشش درحقیقت قومی شعور، سیاسی اخلاقیات اور تاریخی حقائق کی نفی ہے۔

بقیہ 19

کرکے انکے قبضے سے چوری شدہ موٹر سائیکل اور دیگر مسروقہ سامان برآمد کرلیا۔ پولیس نے ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کردی ملزمان کی نشاندہی پر دیگر موٹر سائیکل چوروں اور سنیچرز کی گرفتاری کیلئے چھاپے مارے جارہے ہیں۔

بقیہ 20

متعلق دو الگ مقدمات کا فیصلہ سنایا۔ پہلے مقدمے میں ڈائریکٹوریٹ آف پوسٹ کلیئرنس آڈٹ، کسٹم ہاؤس لاہور نے لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کی تھی۔ محکمہ کسٹمز کا موقف تھا کہ 2010 سے 2012 کے دوران ریشمی کپڑے کی درآمد میں ڈیوٹی اور ٹیکس چوری کی گئی، تاہم سپریم کورٹ نے قرار دیا کہ صرف یہ ثابت ہونا کہ درآمدی مال کی ظاہر کردہ قیمت دیگر درآمدی کھیپوں سے کم تھی، دفعہ 32 کے تحت کارروائی کے لیے کافی نہیں۔ عدالت نے کہا کہ محکمہ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا کہ درآمد کنندہ نے جان بوجھ کر غلط ڈیکلریشن، جھوٹا بیان یا جعلی دستاویزات جمع کرائے تھے۔

بقیہ 21

گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ خضدار اور جھالاوان کے عوام کو کسی صورت تنہا نہیں چھوڑا جائے گا اور عوامی مسائل ان کی دہلیز پر حل کرنا ان کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو بنیادی اور بلدیاتی سہولیات کی فراہمی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے اور اس سلسلے میں تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں نوابزادہ امیر حمزہ خان زہری نے سائلین کو یقین دلایا کہ ان کی جانب سے نشاندہی کیے گئے مسائل کے حل کے لیے متعلقہ محکموں کو فوری اور ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں صوبائی مشیر نوابزادہ امیر حمزہ زہری نے کہا کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں جھالاوان کے مختلف علاقوں میں جاری ترقیاتی منصوبوں کی بروقت تکمیل اور نئے منصوبوں کے لیے خطیر فنڈز مختص کیے گئے ہیں، جن سے علاقے میں ترقی کے نئے مواقع پیدا ہوں گے صوبائی مشیر بلدیات و دیہی ترقی نوابزادہ امیر حمزہ خان زہری نے کہا کہ وہ اپنے والد سابق وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب ثناء اللہ خان زہری کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جھالاوان کی ترقی، عوامی فلاح و بہبود اور قبائلی تنازعات کے پائیدار حل کے لیے بھرپور اقدامات جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کے مسائل کے حل اور علاقے کی خوشحالی کے لیے ان کے دروازے ہمیشہ کھلے ہیں۔

بقیہ 22

جو دشمن کے پروپیگنڈے کو تقویت دے، قابل مذمت ہے۔ سیاست اپنی جگہ، مگر ملک و قوم کے محافظ اداروں کا احترام سب پر لازم ہے۔انہوں نے کہا کہ افواج پاکستان ہمارے وطن کی حفاظت کے لیے دن رات سرحدوں پر موجود ہیں، دہشت گردی کے خلاف جنگ ہو یا قدرتی آفات، پاک فوج اور سیکیورٹی اداروں نے ہمیشہ قوم کا ساتھ دیا اور بے شمار قربانیاں پیش کیں۔ انہوں نے کہا کہ پوری قوم اپنی افواج کے ساتھ ہے اور اس کے خلاف ہر قسم کے پروپیگنڈا کی بھرپور مذمت کرتی ہے، افواج پاکستان کو قوم کا سلام، شہدا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

بقیہ 23

سرکلز کے مختلف علاقوں کو بجلی سپلائی کرنے والے فیڈرز پر درج ذیل شیڈول کے مطابق بجلی کی سپلائی عارضی طور پر معطل رہے گی۔ 15 جولائی 2026ء اسلام آباد سرکل صبح 5 بجے سے 10 بجے تک، ترامڑی، لہتراڑ، آئی ایس آئی، چھٹہ، رہاڑہ فیڈرز، راولپنڈی کینٹ سرکل صبح پانچ بجے سے دس بجے تک، غزن خان فیڈر، صبح چھ بجے سے دس بجے تک، سہیلی صادق فیڈر، اٹک سرکل صبح پانچ بجے سے دوپہر بارہ بجے تک، واہ جنرل ہسپتال فیڈر، جہلم سرکل صبح 6 بجے سے 10 بجے تک، سٹی ہاؤسنگ، سنکھوئی، صفدر شہید، تھوالہ، لنگرپور، سہیلہ، پکھوال، جکڑ، ایف 9 (چک دولت) فیڈرز، چکوال سرکل صبح چھ بجے سے دس بجے تک، خانپور، جھنڈ خان زادہ، عبداللہ پور، جلال پور، ساغرپور، سی ڈبلیو او فیڈرز، جی ایس او سرکل: صبح ساڑھے چھ بجے سے ساڑھے دس بجے تک، نیلہ، ہسال، بلکسر، کوٹ چودھریاں، پیلی، ڈلہا، کرسال۔ صبح نو بجے سے شام چار بجے تک، 132 کے وی اے ڈبلیو ایچ ای سی ٹیکسلا اور 132 کے وی سنجوانی۔ برہان ٹرانسمیشن لائنز، صبح آٹھ بجے سے شام چھ بجے تک 132 کے وی چکوال۔بھگوال۔تلہ گنگ، 132 کے وی کہوٹہ سٹی۔پلندری، اور 132 کے وی نیو واہ۔باہتر موڑ اور ملحقہ علاقوں میں بھی بجلی بند رہے گی۔کام مقررہ وقت سے پہلے مکمل ہونے کی صورت میں بجلی کی فراہمی شیڈول وقت سے پہلے بھی بحال کی جاسکتی ہے۔

بقیہ 24

کو اپنے ساتھ لے گیا، ایران پہنچنے کے بعد نوجوانوں نے اہل خانہ سے رابطہ کیا، تاہم اس کے بعد ان سے تمام رابطہ منقطع ہوگیا۔ اہل خانہ کے مطابق بعد ازاں وقاص کے موبائل نمبر سے مزید رقم کا مطالبہ کیا گیا، ایجنٹ نے تین نوجوانوں کی دل دہلا دینے والی ویڈیوز بھی خاندانوں کو بھیجیں۔ ویڈیوز میں نوجوان انتہائی خراب حالت میں دکھائی دے رہے ہیں، ان کے گلے میں زنجیریں بندھی ہوئی ہیں اور وہ روتے ہوئے گھر والوں سے رقم بھیجنے کی اپیل کر رہے ہیں۔ اہل خانہ کے مطابق ابتدا میں فی کس 10،10 لاکھ روپے طلب کیے گئے جو ادا کر دیئے گئے، تاہم اب ہر نوجوان کی رہائی کیلئے مزید 6 ہزار امریکی ڈالر مانگے جا رہے ہیں، رقم نہ دینے کی صورت میں سنگین نتائج کی دھمکیاں بھی دی جا رہی ہیں۔ متاثرہ خاندانوں کے مطابق عامر نامی ایجنٹ بھی اسی علاقے کا رہائشی ہے اور اس نے نوجوانوں کو ڈنکی لگوا کر بیرون ملک بھیجنے کا جھانسہ دیا تھا۔ مغوی نوجوانوں کے اہل خانہ نے معاملے پر وفاقی تحقیقاتی ادارے میں درخواست جمع کراتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ نوجوانوں کی بازیابی اور ملوث افراد کے خلاف فوری کارروائی کی جائے۔

بقیہ 25

اجلاس 24 جولائی کو ہوگا اس حوالے سے ذرائع نے بتایا کہ اجلاس میں بھارتی وزیر خارجہ جے شنکر کی بھی شرکت کا امکان ہے۔ ذرائع کے مطابق وزرائے خارجہ اجلاس میں سربراہی اجلاس کا ایجنڈا طے ہوگا۔ ایس سی او سربراہی اجلاس اگلے ماہ کے آخر میں بشکیک میں ہوگا، اس اجلاس میں وزیراعظم شہباز شریف شرکت کریں گے۔ ایس سی او سربراہی اجلاس میں روسی صدر اور چینی صدر کی شرکت بھی متوقع ہے۔

بقیہ 26

کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے بنگلہ دیش کے ساتھ دوطرفہ تعلقات کو باہمی دلچسپی کے وسیع البنیاد شعبوں میں مزید فروغ دینے کے عزم کا بھی اظہار کیا۔ ملاقات میں دونوں وزرانے تجارت، تعلیم، سماجی بہبود اور عوامی رابطوں سے متعلق امور پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

بقیہ 27

مساوی مواقع فراہم کرنا اور انہیں قومی ترقی کے دھارے میں شامل کرنا ہے۔ وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر ناصر محمود نے کہا ہے کہ کوئی بچہ مالی مشکلات یا جغرافیائی رکاوٹوں کے باعث تعلیم سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ یہی وژن علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تعلیمی اور سماجی خدمات کا محور ہے، جس کے تحت ملک کے دور دراز علاقوں کے طلبہ تک معیاری تعلیم کی سہولت پہنچائی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی گزشتہ کئی سال سے ایسے علاقوں کے طلبہ کے لیے خصوصی اقدامات کر رہی ہے جہاں تعلیمی سہولیات محدود ہیں۔ قبائلی اضلاع، بلوچستان اور گلگت بلتستان کے طلبہ کو میٹرک سے پی ایچ ڈی تک مفت تعلیم فراہم کرنا اسی سلسلے کی اہم کڑی ہے جس سے ہزاروں طلبہ کو اپنی تعلیم کا سفر جاری رکھنے میں مدد مل رہی ہے۔ سمسٹر خزاں 2026 کے لیے میٹرک سے پی ایچ ڈی تک مختلف تعلیمی پروگراموں میں داخلے جاری ہیں۔ وائس چانسلر نے اس امید کا اظہار کیا کہ قبائلی اضلاع، بلوچستان اور گلگت بلتستان کے طلبہ اس سہولت سے بھرپور استفادہ کریں گے۔ وائس چانسلر نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی تعلیم کے فروغ، سماجی مساوات اور قومی ترقی کے لیے اپنی خدمات کا دائرہ مزید وسیع کرتی رہے گی تاکہ ملک کا ہر بچہ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو سکے اور پاکستان کی ترقی میں بھرپور کردار ادا کر سکے۔

بقیہ 28

مہارتوں کے عالمی دن کے موقع پر اپنے پیغام میں کیا جو ہر سال 15 جولائی کو اقوام متحدہ کے زیر اہتمام دنیا بھر میں منایا جاتا ہے۔ سپیکر قومی اسمبلی نے کہا کہ رواں سال نوجوانوں کی مہارتوں کے عالمی دن کا موضوع مشترکہ مستقبل کے لئے مہارتیں اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ پائیدار اور خوشحال مستقبل کی تعمیر جدید مہارتوں سے لیس نوجوانوں ہی کے ذریعے ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، آٹومیشن اور تخلیق کا دور ہے، اس لئے نوجوانوں کو ان شعبوں میں مہارت حاصل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ وہ مستقبل کے چیلنجز کا موثر انداز میں مقابلہ کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی نوجوان ملک کو ٹیکنالوجی پر مبنی معیشت کی جانب گامزن کرنے اور قومی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ سپیکر سردار ایاز صادق نے کہا کہ حکومت کی جانب سے نوجوانوں کو فنی، پیشہ ورانہ اور جدید مہارتوں سے آراستہ کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ پروگرام نوجوانوں کو مستقبل کی ضروریات سے ہم آہنگ بنانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان نسل کو قومی و بین الاقوامی تقاضوں کے مطابق جدید علوم اور مہارتوں سے آراستہ کرنے کے لئے تعلیمی اداروں، فنی تربیتی مراکز، صنعتوں اور نجی شعبے کے درمیان مؤثر روابط کو مزید مستحکم بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ سپیکر قومی اسمبلی نے کہا کہ پارلیمان نوجوانوں میں فنی و پیشہ ورانہ تعلیم، جدید مہارتوں، تحقیق اور جدت کے فروغ کے لئے مؤثر قانون سازی کے لئے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی کا ینگ پارلیمنٹیرینز فورم نوجوانوں میں جدید ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل مہارتوں اور تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ کے لئے مختلف تربیتی ورکشاپس اور آگاہی پروگراموں کے ذریعے فعال کردار ادا کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہنرمند، باصلاحیت اور جدید مہارتوں سے آراستہ نوجوان ہی پاکستان کو پائیدار ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن کر سکتے ہیں۔ اس موقع پر ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی سید غلام مصطفیٰ شاہ نے نوجوانوں کی مہارتوں کے عالمی دن کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا کہ جدید دنیا میں کامیابی کا انحصار محض تعلیمی اسناد پر نہیں بلکہ عملی، فنی اور جدید مہارتوں پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، سائبر سیکیورٹی، ڈیٹا اینالیٹکس اور دیگر ابھرتے ہوئے شعبوں میں مہارت حاصل کرنے پر خصوصی توجہ دینی چاہیے تاکہ وہ مستقبل کے چیلنجز کا مؤثر انداز میں مقابلہ کرنے کے ساتھ ساتھ قومی ترقی اور معاشی خوشحالی میں بھی فعال کردار ادا کر سکیں۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ پارلیمان نوجوانوں میں ہنرمندی، اختراع اور جدید ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے مؤثر قانون سازی کا عمل جاری رکھے گی۔

بقیہ 29

دیئے گئے ظہرانے سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ چیئرمین سینیٹ نے وفد کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ان کا دورہ اس امر کا مظہر ہے کہ اوورسیز پاکستانی کاروباری برادری پاکستان کی معاشی ترقی، سرمایہ کاری کے فروغ اور قومی خوشحالی میں بھرپور کردار ادا کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

بقیہ 30

بحری منصوبوں اور عسکری تربیت سمیت متعدد شعبوں میں قریبی تعاون جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس سے ایک روز قبل فیلڈ مارشل عاصم منیر نے ترک چیف آف جنرل اسٹاف جنرل سلچوق بائراکتار اوغلو سے ملاقات کی تھی، جہاں انہیں ترکیہ کی مسلح افواج کے اعلیٰ فوجی اعزاز سے بھی نوازا گیا۔ اس موقع پر دونوں ممالک کے درمیان فوجی روابط، دفاعی تعاون اور پیشہ ورانہ اشتراک کو مزید فروغ دینے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ مبصرین کے مطابق صدر اردوان اور فیلڈ مارشل عاصم منیر کی ملاقات اس امر کی غماز ہے کہ اسلام آباد اور انقرہ اپنے دیرینہ برادرانہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ خطے میں امن، استحکام اور دفاعی تعاون کے فروغ کو بھی مشترکہ ترجیح دے رہے ہیں۔

بقیہ 31

کا حصہ ہے جو وادی سندھ کی قدیم تہذیبوں سے بھی پہلے سے اس دریا میں موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ڈولفن کسی بیماری یا حادثے کے باعث اندھی نہیں بلکہ قدرتی ارتقائی عمل کے تحت ایکو لوکیشن (آواز کی لہروں) کے ذریعے راستہ تلاش کرتی اور شکار کرتی ہے جو اسے دریائے سندھ کے ماحول سے مکمل ہم آہنگ بناتا ہے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ انڈس بلائنڈ ڈولفن صرف ایک نایاب آبی جانور نہیں بلکہ دریائے سندھ، اس کے ماحولیاتی نظام اور وادی سندھ کی تہذیبی وراثت کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ڈولفن دریا کو آنکھوں سے نہیں بلکہ اس کی آواز کو سن کر اپنا سفر جاری رکھتی ہے جبکہ آج اصل سوال یہ ہے کہ کیا انسان اس کی پکار سننے کے لیے تیار ہے۔ ڈاکٹر مصدق ملک نے کہا کہ چند دہائیاں قبل تقریباً 1970 کے دوران انڈس بلائنڈ ڈولفن کی تعداد کم ہو کر تقریباً بارہ سو رہ گئی تھی اور ماہرین اس نسل کے معدوم ہونے کے خدشات کا اظہار کر رہے تھے تاہم وفاقی حکومت، حکومت سندھ، حکومت پنجاب، ورلڈ وائلڈ لائف فنڈ اور دیگر شراکت دار اداروں کی مشترکہ کوششوں سے اس نایاب نسل کے تحفظ کے لیے موثر اقدامات کیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ اب تک 220 پھنس جانے والی انڈس بلائنڈ ڈولفنوں کو کامیابی سے ریسکیو کیا جا چکا ہے جو متعلقہ اداروں، ماہرین اور مقامی آبادی کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہے۔انہوں نے چین کے دریائے یانگ زی کی باجی ڈولفن کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ایک نسل کو بچایا نہ جا سکا جبکہ انڈس بلائنڈ ڈولفن کو تحفظ فراہم کرنا اجتماعی عزم اور بروقت فیصلوں کا ثمر ہے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ موسمیاتی تبدیلی، گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج، درجہ حرارت میں اضافے، گلیشیئرز کے پگھلنے اور تباہ کن سیلابوں کو محض تقدیر قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ یہ انسانوں کے اپنے فیصلوں اور طرز عمل کا نتیجہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ برسوں میں آنے والے سیلابوں سے چار کروڑ سے زائد افراد متاثر ہوئے، چھ ہزار سے زیادہ افراد جان کی بازی ہار گئے جبکہ بیس ہزار سے زائد زخمی ہوئے جو ماحول کے تحفظ کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ ڈاکٹر مصدق ملک نے کہا کہ حکومت دریائے سندھ کو ایک لیونگ انڈس اور وادی سندھ کو ایک زندہ تہذیب کے طور پر محفوظ رکھنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جدید ڈولفن ریسکیو ایمبولینس تقریباً 200 کلومیٹر کے علاقے میں خدمات انجام دے گی اور انڈس بلائنڈ ڈولفن کے مسکن کا موثر احاطہ کرے گی جبکہ اس حفظی مشن میں دریا کے کنارے آباد ڈیڑھ ہزار سے زائد ماہی گیروں اور مقامی خاندانوں کو بھی شریک کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ریسکیو ایمبولینس قدرتی ورثے کے تحفظ کے قومی عزم کی علامت ہے اور مستقبل میں بھی ایسے مزید عملی منصوبے متعارف کرائے جائیں گے تاکہ دنیا کو یہ پیغام دیا جا سکے کہ پاکستان اپنی قدرتی وراثت، دریائے سندھ، حیاتیاتی تنوع اور ماحول کے تحفظ کے لیے سنجیدہ اور پرعزم ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ قدرت، ماحول اور اپنی تہذیبی وراثت کے تحفظ کے لیے اجتماعی ذمہ داری کا مظاہرہ کریں۔

بقیہ 32

احساس کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں قوم ان عظیم قربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کرسکتی اور شہداء کا مقام ہمیشہ بلند رہے گا۔ چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے دفاعی پیداوار نے مزید کہا کہ شہادت ایسا اعزاز ہے جو ہر کسی کے نصیب میں نہیں آتا وطن کیلئے جان قربان کرنیوالے اپنے عمل سے ثابت کرتے ہیں کہ قومی سلامتی اور عوام کا تحفظ انکی ذاتی زندگی سے بھی زیادہ اہم ہے انکے اہل خانہ بھی قوم کے احترام اور خراج تحسین کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنے پیاروں کی جدائی کا عظیم دکھ برداشت کیا شہداء کی قربانیوں کو صرف الفاظ تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ ان کے مشن، اتحاد، حب الوطنی اور قومی ذمہ داری کے جذبے کو عملی زندگی میں اپنایا جائے شہداء وطن ہمیشہ قوم کے دلوں میں زندہ رہیں گے، کیونکہ انکا لہو ملک کی سلامتی اور روشن مستقبل کی بنیاد ہے۔

بقیہ 33

اس ملک کو متحد رکھنا سب کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان پر کوئی کمپرومائز نہیں، ملک دشمنوں کے خلاف متحد ہونا پڑے گا۔ ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں دہشتگردی ایک ناسور ہے، ہمارے شہدا قوم کے ہیرو ہیں، شہدا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مئی 2025 کی پسپائی کے بعد بھارت پاکستان میں پراکسی وار شروع کرنا چاہتا ہے، ہم بحیثیت قوم دہشتگردی کے خلاف متحد ہیں۔ بانی پی ٹی آئی کے بارے میں بات کرتے ہوئے بیرسٹر گوہر نے کہا کہ بانی پی ٹی آئی کے خلاف سارے کیسز سیاسی ہیں۔ تحریک انصاف 5 اگست کو کیا کرے گی یہ فیصلہ پارلیمانی اور پولیٹیکل کمیٹی کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ بانی پی ٹی آئی اور ان کے بھانجے کے بعد علیمہ خان کو بھی جیل میں ڈالا گیا تو کیا تاثر جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ 270 دن سے بانی پی ٹی آئی کیساتھ کسی کی ملاقات نہیں ہو رہی۔ ہم چاہتے ہیں بانی پی ٹی آئی کی فیملی کی ملاقاتیں بحال ہوں۔

بقیہ 34

میں پاکستان کے بڑھتے ہوئے کردار کو سراہا۔ وفاقی وزیر رانا تنویر حسین نے حکومت اسپین، بالخصوص اسپین کے وزیر زراعت، کا پاکستان کی آئی او سی کی مکمل رکنیت کے حصول میں بھرپور تعاون پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسپین کی قیمتی معاونت نے دونوں ممالک کے درمیان شراکت داری کو مزید مضبوط بنایا ہے۔

بقیہ 35

ایٹ کے زیر اہتمام پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ ڈیجیٹل انٹر پرینورشپ پروگرام کے تمام فائنلسٹس نے ایک دلچسپ اور مسابقتی پچ شو میں اپنے کاروباری تصورات پیش کیے جن کو گورنر بلوچستان نے لائق تحسین قرار دیا۔ اس موقع پر پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی پرنس آغا عمر احمدزئی، بیوٹمز یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر خالد حفیظ، پرووائس چانسلر ڈاکٹر میر والیس کاسی اور ادارہ وان ایٹ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر عمر اجمل سمیت بیوٹمز یونیورسٹی کے فیکلٹی ممبران موجود تھے۔ اس موقع پر گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا کہ ڈیجیٹل انٹر پرینورشپ وان ایٹ کے قیام کا مقصد بلوچستان میں نئے تجارتی رجحانات اور انٹر پرینورشپ کو فروغ دینا، نوجوانوں کے جدید کاروباری آئیڈیاز کو قومی سطح پر نمایاں کرنا، اسٹارٹ اپس کو سرمایہ، رہنمائی اور نیٹ ورکنگ کے مواقع فراہم کرنا اور معاشی خود انحصاری کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان نئے رجحانات کو متعارف کرانے سے ہمیں بلوچستان کی مثبت، باصلاحیت اور ترقی پسند امیج دنیا کے سامنے پیش کرنے میں مدد ملے گی۔ گورنر جعفر خان مندوخیل نے کہا کہ ہمارے صوبے کے نوجوان پوشیدہ صلاحیتوں میں کسی سے کم نہیں ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ انہیں تمام ضروری مواقع اور سہولیات فراہم کیا جائیں۔ ڈیجیٹل انٹر پرینورشپ کے قیام کے بعد اب باصلاحیت نوجوانوں کو چاہیے ہیں کہ وہ اپنی صلاحیتوں میں نکھار پیدا کرنے، انفرادی سطح پر اپنا کاروبار شروع کرنے اور معاشی طور پر خود مختار بننے کے مساوی مواقع سے بھرپور استفادہ کریں۔ اسطرح وہ اپنے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کے قابل بن جائیں گے۔

بقیہ 36

شہدا کی قربانیوں پر سیاست نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا فضل الرحمان آج بھی ہمارے لیے قابل احترام ہیں تاہم شہداء کے اہلخانہ کے جذبات کا احترام پوری قوم کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بنیاد پر قائم ہوا جبکہ دہشت گردی کے خلاف اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے جوان پوری قوم کا فخر ہیں اور قوم انہیں سلام پیش کرتی ہے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ شہدا اور غازیوں کی قربانیوں کی کوئی قیمت نہیں لگائی جاسکتی، پاک فوج کے شہدا پوری قوم کا فخر ہیں اور ان پر انگلی اٹھانا پوری قوم کے جذبات کو مجروح کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اختلاف رائے اپنی جگہ لیکن شہدا کی قربانیوں کو تنخواہ یا پیکیج سے جوڑنا درست نہیں۔ محمد حنیف عباسی نے کہا کہ پاکستان کے خلاف پراکسی جنگ کرنے والوں کو ہر قیمت پر شکست دی جائے گی، ان کے بقول دشمن پاکستان کو اندر سے کمزور کرنے کی سازش کر رہا ہے تاہم دہشت گردوں اور پاکستان دشمن عناصر کے خلاف کارروائیاں پوری قوت سے جاری رہیں گی۔ انہوں نے کہا کہ خیبر پختونخوا، بلوچستان، کشمیر اور ملک کے دیگر حصوں سے تعلق رکھنے والے شہدا نے وطن کے دفاع کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، پاکستان کی سلامتی اور عوام کا تحفظ انہی قربانیوں کا نتیجہ ہے، پاک فوج کسی ایک صوبے کی نہیں بلکہ پورے پاکستان کی فوج ہے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور کشمیری قیادت نے ہمیشہ پاکستان کے ساتھ الحاق کی جدوجہد کی۔ انہوں نے قوم پر زور دیا کہ دہشتگردی کے خلاف متحد ہو کر کھڑی ہو کیونکہ موجودہ حالات قومی اتحاد، یکجہتی اور شہدا کے احترام کے متقاضی ہیں۔

بقیہ 37

کے صفحہ نمبر 7 پر جعلی پاکستانی انٹرنیشنل ڈیپارچر امیگریشن اسٹیمپ لگی ہوئی پائی گئی اور اسی صفحے پر ملائیشین امیگریشن کے ارائیول اور ڈیپارچر اسٹیمپس بھی مشکوک پائے گئے۔ ایف آئی اے نے بتایا کہ مسافر کو آف لوڈ کر کے مزید قانونی کارروائی کے لیے اینٹی ہیومن ٹریفکنگ سرکل اسلام آباد کے حوالے کر دیا گیا ہے اور مزید تفتیش جاری ہے۔

بقیہ 38

مزید 4 دہشت گردوں کو جہنم رسید کیا گیا، دہشت گردوں کے خاتمے تک فورسز کے مشترکہ آپریشنز جاری رہیں گے، پوری قوم دہشت گردی کے ناسور کے خلاف برسرپیکار اپنے بہادر جوانوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔

بقیہ 39

وقت، سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس مظفرآباد، سپرنٹنڈنٹ پولیس نیلم اور سپرنٹنڈنٹ پولیس جہلم ویلی کے علاوہ دیگر متعلقہ حکام نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ آزاد جموں و کشمیر الیکشن کمیشن نے قانون ساز اسمبلی کے عام انتخابات 2026 جو مورخہ 27 جولائی 2026 کو منعقد ہوں گے کے لیے رجسٹرڈ سیاسی جماعتوں، انتخابی امیدواران اور الیکشن ایجنٹ ہا کے لیے ضابطہ اخلاق جاری کر رکھا ہے۔

بقیہ 40

خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ ملکی معیشت کو کیش لیس نظام پر منتقل کرنے سے پائیدار معاشی ترقی اور شفافیت کو فروغ ملے گا۔ انہوں نے کیو آر کوڈ استعمال کرنے والے مرچنٹس کی تعداد میں 300 فیصد اضافے پر معاشی ٹیم کو خراج تحسین پیش کیا۔ وزیراعظم شہباز شریف نے بیرون ملک سے آنے والی ترسیلات زر کو 100 فیصد ڈیجیٹل بنانے کی بھی ہدایات کی۔

بقیہ 41

کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے فوری اور مؤثر اقدامات کیے جائیں۔ اجلاس میں ہنہ اوڑک اور مانگی زیارت میں شہریوں اور پولیس اہلکاروں پر حملوں کی مذمت کرتے ہوئے شہداء کے لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس نے مطالبہ کیا کہ علاقے میں پائیدار امن کے قیام کے لیے عملی اور مؤثر اقدامات کیے جائیں۔ اجلاس میں ضلعی جنرل سیکرٹری حاجی عین اللہ شمس، سینئر نائب امیر مولانا خورشید احمد، سرپرست اعلیٰ مفتی محمد روزی خان، مولوی محب اللہ، مولوی محمد ایوب، حاجی بشیر احمد کاکڑ، حاجی رحمت اللہ کاکڑ، حافظ شبیر احمد مدنی، حافظ مسعود احمد، حاجی ولی محمد بریچ، حاجی محمد شاہ لالا، مفتی نیک محمد فاروقی، مولانا محمد شعیب جدون، مفتی روزی خان بادیزئی، عبدالصمد ہقیار، مولوی محمد عارف شمشیر، مفتی محمد ابوبکر، میر حشمت لہڑی، سیٹھ اجمل بازئی، حاجی ظفر اللہ کاکڑ، مولوی علی جان، مولانا سید عبداللہ آغا، مولوی نقیب اللہ ملاخیل، عبدالباری شہزاد، مولانا جمال الدین حقانی، مفتی رشید احمد حقانی، حاجی عطاء محمد شمشوزئی، حافظ حبیب الرحمٰن اور ضلعی مجلس عاملہ کے دیگر اراکین نے شرکت کی۔ اجلاس میں جمعہ 17 جولائی کو آل پارٹیز کی اپیل پر شٹر ڈاؤن ہڑتال کی مکمل حمایت کرتے ہوئے اس سلسلے میں مختلف کمیٹیاں تشکیل دیدی گئیں، اور کوئٹہ پاٹک پر جاری دھرنے میں کارکنوں کو بھرپور شرکت کی تاکید کی گئی۔ اجلاس میں پنجاب جلسے کے بعد قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کے خلاف ایک ہی مرکز سے سوشل میڈیا کے ذریعے ٹرولنگ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مولانا فضل الرحمٰن کے مظبوط بیانیے کی پشت پر پوری قوم کھڑی ہے، مقتدرہ قوتوں کو پروپیگنڈے کی بجائے مولانا کے سوالات کے جوابات دینے چاہیے اس قسم کے حربے مزید نہیں چلیں گے۔ اجلاس میں جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے سرپرست حاجی نعمت اللہ خان اچکزئی کے والد ممتاز قبائلی شخصیت حاجی محمد اکبر اچکزئی کی وفات پر تعزیت کرتے ہوئے ان کی مغفرت کی دعا کی۔

بقیہ 42

آزادانہ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائیں۔ پی پی رہنما نے کہا کہ مذہب اور شناخت کی بنیاد پر کسی بھی شہری کو انتخابی عمل سے باہر کرنا جمہوری اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ شیری رحمان نے کہا کہ بھارت کو انتخابی عمل سے متعلق تمام خدشات دور کرنے اور دنیا کے سامنے حقائق واضح کرنے چاہئیں۔

بقیہ 43

کا ثابت قدمی سے مقابلہ کر رہے ہیں اور مشکل حالات میں قوم کے حوصلے، عزم اور ثابت قدمی کو سلام پیش کرتا ہوں۔ صدر مسعود پزشکیان نے کہا کہ وہ ایران کے وفادار، باہمت اور ثابت قدم عوام کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں اور ہر مشکل گھڑی میں قوم کے ساتھ رہیں گے۔ انہوں نے اپنے پیغام کے اختتام پر کہا کہ "پورا ایران میرا گھر ہے"، جو ملکی اتحاد، یکجہتی اور قومی عزم کی علامت ہے۔

بقیہ 44

دوٹاور کی مرمت کے جاری کام کا جائزہ لینے کے لیے متاثرہ سائٹ کا دورہ کیا اس موقع پر ان کے ہمراہ ایس ڈی او محمد نواز کھوسہ، لائن سپرنٹنڈنٹ علی گوہر مگسی اور کیسکو کی تکنیکی ٹیم بھی موجود تھے انہوں نے مرمتی کام کا تفصیلی معائنہ کیا اور عملے کو ہدایت کی کہ کام کی رفتار مزید تیز کرتے ہوئے جلد از جلد مکمل کیا جائے تاکہ ڈھاڈر اور گردونواح میں بجلی کی فراہمی مکمل طور پر بحال ہو سکے ایکسیئن ظفر احمد چھلگری نے ڈھاڈر پریس کلب کے صحافیوں سے گفتگو میں بتایا کہ کیسکو کی ٹیمیں دشوار حالات کے باوجود دن رات کام میں مصروف ہیں اور بجلی کی جلد بحالی کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جارہے ہیں انشاء اللہ جلد ڈھاڈر کی بجلی مکمل طور پر بحال کردی جائے گی

بقیہ 45

سال سے وہ نادرا آفس کے چکر کاٹ رہا ہے۔ اس کے شناختی کارڈ کے بلاک ہونے کی وجہ سے بچوں کا ب فارم نہیں بن رہا۔ انہوں نے کہا کہ ان کے پاس تمام ریکارڈ موجود ہے اس کے باوجود انہیں خوار کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا، انہوں نے انصاف کے حصول کے لیے وفاقی محتسب کوئٹہ کو درخواست دی۔ درخواست موصول ہوتے ہی وفاقی محتسب کوئٹہ نے بروقت انکوائری کا آغاز کیا اور متعلقہ محکمے کو طلب کر کے کیس کی فوری سماعت شروع کر دی۔ سماعت کے دوران متعلقہ محکمہ کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔ لہٰذا، وفاقی محتسب نے احکامات جاری کیے کہ درخواست گزار کا شناختی کارڈ جاری کر کے بچوں کا ب فارم بھی جلد فراہم کیا جائے۔ احکامات موصول ہوتے ہی متعلقہ محکمے نے درخواست گزار کو انکا شناختی کارڈ اور بچوں کا ب فارم فراہم کر دیا۔ اس بروقت اور منصفانہ فیصلے پر درخواست گزار نے وفاقی محتسب کا شکریہ ادا کیا۔

بقیہ 46

دہشت گردوں کی جانب سے ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ کیا گیا جس کے نتیجے میں دو افراد زخمی ہو گئے جبکہ گاڑی کو سخت نقصان پہنچا واقعے کی اطلاع پر پولیس موقع پر پہنچ گئی اور زخمیوں کو فوری طور پر انڈس ہسپتال سوئی منتقل کر دیا گیا پولیس نے علاقے کو گھیرے میں لے کر تحقیقات شروع کر دی گئی جبکہ سوئی ہی میں نا معلوم مسلح افراد نے علی نواز مرہٹہ بگٹی کے گھر پر دستی بم پھینک دیا جس سے زوردار دھماکے سے پھٹ گیا اہل خانہ محفوظ رہے جبکہ مکان کو نقصان پہنچا واقعے کی اطلاع پر پولیس جائے وقوع پر پہنچ گئی اور تحقیقات شروع کر دی۔

بقیہ 47

بنیادی ڈھانچے، تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور روزگار کے مواقع تک مساوی رسائی کو یقینی بنا کر ہر صوبے کو ایک لچکدار اور خوشحال خطہ بنانا ہے۔ صوبائی حکومت نے صوبے کی ترقی اور معیشت کی بہتری کے لیے اسٹریٹجک پروجیکٹس شروع کیے ہیں جن میں انٹرپرائز ڈیویلپمنٹ کے ذریعے مقامی صنعتوں اور چھوٹے کاروباروں کو تقویت دینے کیلئے متعدد پروگرام شروع کیے ہیں تاکہ روزگار کی فراہمی یقینی بنایا جاسکے، 9 شہروں میں سیف سٹیز پر کام شروع ہے، میونسپل سروسز میں بہتری، شہروں اور دیہی علاقوں میں صاف پینے کے پانی کی مستقل فراہمی کیلئے اقدامات، بنیادی انفراسٹرکچر کی اپ گریڈیشن سمیت اہم منصوبے شامل ہیں جن پر تیزی سے کام جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے صوبے میں 3,900 اسکولوں کو فعال کیا جبکہ 14500 اساتذہ کی بھی تقرریاں کردی گئی ہیں تاکہ اساتذہ کی کمی کو پورا کیا جاسکے تعلیمی معیار بہتر ہو۔ چیف سیکرٹری نے کہا کہ 3,000 اسکولوں میں دو اضافی کلاس رومز تعمیر کئے جارہے ہیں رواں سال 279000 سے زائد بچوں کو اسکولوں میں داخل کروایا گیا جبکہ گزشتہ دو سال میں مجموعی طور پر 700,000 سے زائد بچوں کا انرولمنٹ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت نے خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے رواں سال سے ای آئی ریکروٹمنٹ پالیسی نافذ کردیا ہے تاکہ شفافیت اور اہلیت کو یقینی بنایا جاسکے۔ چیف سیکرٹری نے کہا کہ سرکاری ڈھانچے میں غیر ضروری 8,000 آسامیوں کو ختم کردیا گیا ہے تاکہ اخراجات میں کمی اور کارکردگی میں اضافہ ہو، ہسپتالوں میں ادویات اور طبی ساز و سامان کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے، مریضوں کو معیاری طبی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔ چیف سیکرٹری نے کہا کہ حکومت نے محدود وسائل کے باوجود مستحکم پالیسیوں کے ذریعے نمایاں پیش رفت کی ہے، تاہم عوامی شراکت اور محکموں کی مربوط کوششیں ضروری ہیں تاکہ یہ اقدامات مستقل اور پائیدار نتائج دیں۔

بقیہ 48

بلوچ نے ایس ایچ او سٹی توفیق احمد کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ روز پنجگان حاجی یاسین مارکیٹ میں امیر بخش نامی شہری کو فائرنگ کرکے زخمی کرنے والے ملزم نبیل کو پولیس نے فائرنگ کے تبادلے کے بعد زخمی حالت میں گرفتار کرلیا ملزم نے امیر بخش کو زخمی کرنے کے بعد ان سے موٹرسائیکل اور دیگر اشیا چھین کرلے گیا تھا جسکے بعد اسکی نگرانی میں ایس ایچ او سٹی توفیق احمد اور پولیس کے دیگر جوانوں نے ایس پی پنجگور کی ہدایت پر 24 گھنٹے کے اندر سراوان کے علاقے میں خفیہ اطلاع پر چھاپہ مارا ملزم اور اسکے ساتھیوں نے پولیس پر فائرنگ کرکے بھاگنے کی کوشش کی پولیس کے جوابی فائرنگ کے بعد ملزم نبیل زخمی حالت میں گرفتار ہوا جسکے قبضے سے چھینی گئی مسروقہ موٹرسائیکل وارادات میں استعمال ہونے والا ٹی ٹی پسٹل برآمد کرکے ملزم کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا ہے اسکے دیگر ساتھیوں کی تلاش میں چھاپے مارے جارہے ہیں ایس ڈی پی او امیر جان بلوچ نے کہا کہ پولیس عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لیے تمام وسائل بروئے کار لارہی ہے ایس پی پنجگور کی واضح ہدایات ہیں کہ سماج دشمن عناصر سے کسی قسم کی نرمی نہیں برتنی چاہئے اس سلسلے میں سراوان میں بروقت کارروائی اس سلسلے کی کڑی ہے جرائم پیشہ افراد کے خلاف گھیرا تنگ ہوچکا ہے عوام کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ پولیس کے ساتھ تعاون کرے تاکہ جرائم پیشہ عناصر کی بیخ کنی ممکن ہوسکے۔

بقیہ 49

کی ناکہ بندی کردی پولیس کے مطابق پھی پولیس تھانہ بھاگ ناڑی صدر پولیس تھانے کی حدود حسین آباد میں گزشتہ شب نامعلوم مسلح افراد نے اسلحے کے زور پر سابق رکن بلوچستان اسمبلی و نیشنل پارٹی کی مرکزی رہنما میڈم یاسمین لہڑی کے والد اور قبائلی شخصیت نور احمد لہڑی کو اغواء کرکے اپنے ساتھ لے گئے عینی شاہدین کے مطابق مسلح افراد کی تعداد چھ بتائی گئی ہے جو کہ جدید اسلحے سے لیس تھے واقعے کے بعد پولیس موقع پر پہنچ گئے اور شواہد اکٹھے کرنے کے بعد پورے علاقے کی ناکہ بندی کرکے مغوی کی باحفاظت بازیابی کیلئے کوشش تیز کردی گئی۔

بقیہ 50

اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر وطن کے دفاع کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔ آج ہم اپنے گھروں میں، مساجد میں، مدارس میں اور جلسوں میں امن کے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں تو اس کی بنیادی وجہ وہ سپاہی ہے جو سرحد پر، دہشت گردی کے خلاف محاذ پر اور ہر خطرناک مقام پر اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لیے کھڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اگلا لمحہ ان کی زندگی کا آخری لمحہ ہو سکتا ہے، اس خوف سے بے نیاز ہو کر آگے بڑھتے ہیں کہ ان کی شہادت ان کی بیوی کو بیوہ، بچوں کو یتیم اور بوڑھے والدین کو سہارے سے محروم کر دے گی۔ ایسی بے مثال قربانی کو محض تنخواہ کا معاوضہ قرار دینا نہ انصاف ہے، نہ اخلاق کے تقاضوں کے مطابق، اور نہ ہی اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے، انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھو، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔" رسول اللہ ﷺ نے شہادت کی عظمت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا "مجھے یہ پسند ہے کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں۔" انہوں نے کہا کہ یہ تعلیمات ہمیں بتاتی ہیں کہ شہادت کا مقام کسی دنیاوی معاوضے سے کہیں بلند ہے۔ تنخواہ خدمت کا معاوضہ ہو سکتی ہے، لیکن جان کا نذرانہ کبھی کسی مالی قیمت میں نہیں تولا جا سکتا۔ شہدا ہی قوموں کی عزت، آزادی اور وقار کے محافظ ہوتے ہیں، انہی کی قربانیاں قوموں کو سربلندی عطا کرتی ہیں اور آنے والی نسلوں کو امن اور آزادی کا مستقبل دیتی ہیں، ہم سب پر ان کا ایسا قرض ہے جو کبھی ادا نہیں ہو سکتا، ان کے احسان کا اعتراف کرنا، ان کی قربانی کا احترام کرنا اور ان کی یاد کو ہمیشہ زندہ رکھنا اور انہیں ہر قسم کی سیاست سے بالاتر رکھنا ہماری قومی، سیاسی، اخلاقی اور دینی ذمہ داری ہے۔

بقیہ 51

بھڑک اٹھی۔ ڈائریکٹر فائر بریگیڈ سروسز عبدالحق خان اچکزئی نے بتایا کہ منگل کو کوئٹہ کے علاقے کاسی روڈ پر واقع گیس سلنڈرز کی دکان میں اچانک آگ بھڑک اٹھی جس نے پوری دکان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ انہوں نے بتایا کہ فائر بریگیڈ کے عملے نے موقع پر پہنچ کر پیشہ وارانہ انداز میں کارروائی کرتے ہوئے آگ کو مزید پھیلنے سے روک دیا اور اردگرد کی دکانوں اور رہائشی آبادی کو محفوظ بنایا۔

نیویارک، کشمیری نژاد امریکیوں کی وفاقی وزیر احسن اقبال سے ملاقات، آزاد کشمیر میں مذاکرات

ورجینیا، میری لینڈ، نیوجرسی اور نیویارک میں مقیم کشمیری نژاد امریکیوں کے ایک وفد کی وفاقی وزیر پروفیسر احسن اقبال سے 90 منٹ تک تفصیلی ملاقات

نیویارک (این این آئی) آزاد جموں وکشمیر سے تعلق رکھنے والے امریکی کشمیری اپنی آبائی سرزمین میں جاری حالیہ صورتحال پر گہری تشویش رکھتے ہیں۔ اسی سلسلے میں ورجینیا، میری لینڈ، نیوجرسی اور نیویارک میں مقیم کشمیری نژاد امریکیوں کے ایک وفد نے حکومتِ پاکستان کے وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی، ترقی و خصوصی اقدامات، پروفیسر احسن اقبال سے 90 منٹ تک تفصیلی ملاقات کی۔ پروفیسر احسن اقبال اس سے قبل 2025 میں وزیراعظم پاکستان کی جانب سے تشکیل دیے گئے اس وفد کا بھی حصہ رہ چکے ہیں۔

بینک اور مالیاتی ادارے کیش لیس معیشت کے فروغ میں بھرپور کردار ادا کریں: وزیراعظم

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم شہباز شریف نے کہا ہے کہ بینک اور مالیاتی ادارے کیش لیس معیشت کے فروغ میں بھرپور کردار ادا کریں۔ کیش لیس معیشت اور ڈیجیٹل ادائیگیوں سے متعلق اجلاس سے (بقیہ 40 صفحہ 3 پر)

مولانا فضل الرحمٰن کے مظبوط بیانیے کی پشت پر پوری قوم کھڑی ہے، مولانا عبدالرحمٰن رفیق

کوئٹہ کے مختلف علاقوں میں مسلح جتھوں کی موجودگی ان کی آزادانہ نقل وحرکت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی چشم پوشی سے شہریوں میں خوف بے چینی اور عدمِ تحفظ کا احساس بڑھتا جارہا ہے، مولانا عبدالرحمٰن رفیق

کوئٹہ (این این آئی) جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کی ضلعی مجلسِ عاملہ کا اہم اجلاس ضلعی امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن رفیق کی زیرِ صدارت ضلعی سیکرٹریٹ اینگل روڈ کوئٹہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں تنظیمی امور اور گزشتہ اجلاس کے فیصلوں کا جائزہ، عوامی مسائل اور صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر تفصیلی غور وخوض کیا گیا۔ اجلاس کے شرکاء نے اس امر پر گہری تشویش کا اظہار کیا کہ کوئٹہ کے مختلف علاقوں میں مسلح جتھوں کی موجودگی ان کی آزادانہ نقل و حرکت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی چشم پوشی سے شہریوں میں خوف بے چینی اور عدمِ تحفظ کا احساس بڑھتا جارہا ہے۔ اجلاس نے اس صورتحال کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا کہ عوام کے جان و مال (بقیہ 41 صفحہ 3 پر)

جمہوریت کے دعویدار بھارت کا اصل چہرہ دنیا کے سامنے بے نقاب ہوگیا، شیری رحمان

مذہب اور شناخت کی بنیاد پر کسی بھی شہری کو انتخابی عمل سے باہر کرنا جمہوری اصولوں کی خلاف ورزی ہے، بیان

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان پیپلز پارٹی کی نائب صدر سینیٹر شیری رحمان نے کہا ہے کہ جمہوریت کے دعویدار بھارت کا اصل چہرہ دنیا کے سامنے بے نقاب ہوگیا۔ اپنے بیان میں شیری رحمان نے کہا کہ مودی سرکار اقلیتوں کے بنیادی حقوق سلب کررہی ہے، اقوام متحدہ کی جانب سے بھارتی حکومت سے وضاحت طلب کیا جانا انتخابی شفافیت پر سنگین سوالات اٹھاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ووٹر فہرستوں سے لاکھوں نام حذف کیے جانے کے الزامات کی (بقیہ 42 صفحہ 3 پر)

ایرانی صدر کا جنوبی ایران کے عوام کو خراجِ تحسین، مزاحمت جاری رکھنے کے عزم کا اظہار

تہران (این این آئی) ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے سوشل میڈیا پر جاری اپنے بیان میں کہا ہے کہ جنوبی ایران ہمیشہ آزادی، استقامت اور مزاحمت کی علامت رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنوبی ایران کے عوام دشمن کی جارحیت (بقیہ 43 صفحہ 3 پر)

کوئٹہ، مرکزی انجمن تاجران بلوچستان کے صدر عبدالرحیم کاکڑ، حضرت علی اچکزئی، باران خان کلیوال، رحمت خوستی، محمد عارف کاکڑ اور دیگر پریس کانفرنس کررہے ہیں

پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں بڑے اضافے کا امکان

حکومت نے ہفتہ وار کی بجائے روزانہ کی بنیاد پر قیمتوں کے تعین کے طریقہ کار پر غور شروع کردیا

اسلام آباد (این این آئی) حکومت نے ہفتہ وار کی بجائے روزانہ کی بنیاد پر قیمتوں کے تعین کے نئے طریقہ کار پر غور شروع کردیا۔ ذرائع کے مطابق امریکہ اور ایران کے درمیان بڑھتی کشیدگی نے عالمی تیل منڈی میں ایک بار پھر بے یقینی پیدا کردی۔ آبنائے ہرمز کی ممکنہ بندش کے خدشات کے باعث خام تیل کی قیمتیں تیزی سے اوپر جا رہی ہیں، جس کے اثرات پاکستان تک پہنچنے کا امکان ظاہر کیا جارہا ہے۔

کوئٹہ میں گیس سلنڈرز کی دکان میں آگ بھڑک اٹھی

کوئٹہ (این این آئی) کوئٹہ میں گیس سلنڈرز کی دکان میں آگ (بقیہ 51 صفحہ 3 پر)

100 سے زائد ادویات کی قلت، ہزاروں مریضوں کی زندگیاں خطرے میں پڑ گئیں

پاکستان کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ ایسوسی ایشن کا حکومت سے جان بچانے والی ادویات کی قلت کے مسئلے کو ہنگامی بنیادوں پر حل کرنے کا مطالبہ

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان میں کینسر، دل کے امراض، ذیابیطس اور دیگر جان لیوا بیماریوں کے علاج میں استعمال ہونے والی 100 سے زائد ضروری ادویات کی قلت نے مریضوں اور ان کے اہل خانہ کو شدید مشکلات سے دوچار کردیا۔ نجی ٹی وی سے گفتگو کرتے ہوئے پاکستان کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ ایسوسی ایشن کے چیئرمین عبدالصمد بڈھانی کے مطابق ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان نے تقریباً دو سال قبل 105 ضروری ادویات کی قیمتوں میں نظرثانی کی سفارش منظور کرلی تھی۔

ٹرمپ اور عراقی وزیراعظم علی الزیدی کی ملاقات، تیل اور سرمایہ کاری میں تعاون بڑھانے پر اتفاق

واشنگٹن (این این آئی) وائٹ ہاؤس میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے عراقی وزیراعظم علی الزیدی سے ملاقات کی، جس میں دوطرفہ تعلقات، توانائی کے شعبے میں تعاون اور اقتصادی روابط کے فروغ پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے بعد امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ واشنگٹن اور بغداد کے تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔

اسحٰق ڈار سے اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے عہدے کی امیدوار کی ملاقات، خطے میں امن واستحکام کیلئے پاکستان کی مسلسل کوششوں کی تعریف

ادارے کو ترقی پذیر ممالک کی ضروریات اور ترجیحات کے مطابق موثر اور جوابدہ رہنا چاہیے، نائب وزیراعظم

اسلام آباد (این این آئی) نائب وزیراعظم و وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار سے اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے عہدے کی امیدوار مشیل باشلیٹ جیریا نے ملاقات کی جس (بقیہ 53 صفحہ 3 پر)

گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل بیوٹمز یونیوسٹی میں ڈیجیٹل انٹرپرینیورشپ وان ایٹ کی تقریب میں نئے بزنس آئیڈیاز کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کررہے ہیں

نائب وزیراعظم سے بنگلہ دیش کے وزیر امور خواتین وسوشل ویلفیئر زاہد حسین کی ملاقات

ملاقات میں دونوں وزرا نے تجارت، تعلیم، سماجی بہبود اور عوامی رابطوں سے متعلق امور پر بھی تبادلہ خیال کیا

اسلام آباد (این این آئی) ترجمان دفتر خارجہ کے مطابق نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار سے بنگلہ دیش کے وزیر برائے امورِ خواتین وسماجی بہبود زاہد حسین نے دفتر خارجہ اسلام آباد میں ملاقات کی۔ نائب وزیراعظم نے اسلام آباد میں نویں او آئی سی وزارتی کانفرنس میں شرکت کے لیے بنگلہ دیشی وزیر کی آمد کا خیر مقدم کیا اور کانفرنس میں بنگلہ دیش کی شرکت کو سراہا۔ اسحاق ڈار نے او آئی سی فریم ورک کے تحت خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے پاکستان (بقیہ 26 صفحہ 3 پر)

صدر زرداری کی فرانس کی قیادت کو قومی دن پر مبارکباد

دونوں ممالک کے درمیان قریبی تعاون باہمی دلچسپی کے شعبوں میں مزید وسعت پائیگا

اسلام آباد (این این آئی) صدر مملکت آصف علی زرداری نے فرانس کے صدر، اِمینوئل میکران اور فرانس کے عوام کو قومی دن پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان قریبی تعاون باہمی دلچسپی کے شعبوں میں مزید وسعت پائے گا، جس سے عوام کی مشترکہ خوشحالی اور فلاح و بہبود کو فروغ ملے گا۔ اپنے بیان میں صدر زرداری نے کہا کہ پاکستان فرانس کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات اور شراکت داری کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

وزیراعظم کی سعودیہ پر حملوں کی شدید مذمت

شہباز شریف نے خطے کے امن واستحکام کو مزید نقصان پہنچنے کا خدشہ ظاہر کردیا

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم شہباز شریف نے کہا ہے پاکستان گزشتہ رات برادر ملک سعودی عرب پر کیے گئے کھلے حملوں کی شدید مذمت کرتا ہے۔ وزیراعظم شہباز شریف نے اپنے بیان میں کہا کہ اس طرح کے قابلِ مذمت اقدامات سعودی عرب کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کی خلاف ورزی ہیں، ان اقدامات سے خطے کے امن و استحکام کو مزید نقصان پہنچانے کا خدشہ ہے۔ شہباز شریف نے کہا کہ پاکستان سعودی عرب کی سلامتی کے لیے اپنی غیر متزلزل حمایت کا اعادہ کرتا ہے۔

ٹرمپ کا ہرمز سے 20 فیصد ٹیکس وصولی کے فیصلے پر یوٹرن

آبنائے ہرمز میں ٹول ٹیکس لینے کا خیال ہی ناپسندیدہ ہے، نہیں چاہتے کسی کو بھی آبنائے ہرمز کا ٹول لینا چاہیے، بیان

واشنگٹن (این این آئی) امریکی صدر ٹرمپ نے ہرمز سے 20 فیصد ٹیکس وصولی کے فیصلے پر یوٹرن لے لیا۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ آبنائے ہرمز میں ٹول ٹیکس لینے کا خیال ہی ناپسندیدہ ہے، نہیں چاہتے کسی کو بھی آبنائے ہرمز کا ٹول لینا چاہیے۔ ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ خلیجی ریاستیں ٹول ٹیکس دینے کے بجائے امریکا میں سرمایا کاری کریں گی۔ امریکی صدر ٹرمپ نے کہا کہ تیل پہلے سے کہیں زیادہ مقدار میں ترسیل ہو رہا ہے، ایسا امریکا کی شاندار فوجی طاقت سے ممکن ہوا ہے۔

کشمیری قیادت نے ہمیشہ پاکستان کے ساتھ الحاق کی جدوجہد کی، محمد حنیف عباسی

شہیدوں کی قربانیوں کو تنخواہ یا مراعات سے نہیں تولا جاسکتا، مولانا فضل الرحمان شہدا کے خاندانوں اور عوام سے معافی مانگیں، محمد حنیف عباسی

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر برائے ریلوے محمد حنیف عباسی نے شہدا سے متعلق مولانا فضل الرحمان کے بیان کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس بیان پر شہدا کے خاندانوں اور عوام سے معافی مانگیں، آج اس وطن کے لئے جانیں قربان کرنے والے شہدا اور غازیوں کے اہلخانہ سمیت 25 کروڑ عوام دکھی ہیں، شہدا کا تو کوئی مقابلہ یا قیمت نہیں ہوسکتی، اگر سیلری یا ٹیکس کی بات ہے تو میں تین گنا زائد سیلری دینے کے لئے تیار ہوں کوئی لخت جگر شہید ہونے کے لئے بھجوا سکتا ہے۔ یہ بات انہوں نے منگل کو یہاں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ محمد حنیف عباسی نے کہا کہ شہدا اور غازی قوم کا فخر ہیں، ان کی قربانیوں کو تنخواہ یا مراعات سے نہیں تولا جا سکتا، (بقیہ 36 صفحہ 3 پر)

رانا قاسم نون کی فاروق ستار سے ملاقات، کشمیری عوام کی بے مثال قربانیوں کو خراجِ تحسین

پاکستان نے ہر محاذ پر کشمیری عوام کی سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت جاری رکھی ہے، وفاقی وزیر کی گفتگو

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر و چیئرمین پارلیمانی کمیٹی برائے کشمیر، رانا محمد قاسم نون نے پارلیمانی کمیٹی برائے کشمیر کے دفتر میں ایم کیو ایم پاکستان کے سینئر رہنما و رکنِ قومی اسمبلی ڈاکٹر فاروق ستار سے ملاقات کی۔ اس موقع پر سابق وفاقی وزیر امین الحق، زاہد ملک، شاہ فیصل اور سندس ملک بھی موجود تھیں۔ ملاقات کے دوران رانا محمد قاسم نون نے مسئلہ کشمیر پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کشمیری عوام کی بے مثال قربانیوں کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے ہر محاذ پر کشمیری عوام کی سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت جاری رکھی ہے۔

توشہ خانہ ایکٹ 2024 کے قواعد تاحال نہ بن سکے

اسلام آباد (این این آئی) توشہ خانہ ایکٹ نافذ ہونے کے مہینوں بعد بھی قواعد نہ بن سکے۔ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے مطابق توشہ خانہ ایکٹ 2024 پر عملدرآمد شروع ہی نہ ہوسکا۔

چیف الیکشن کمشنر آزاد کشمیر کی زیر صدارت عام انتخابات 2026ء کیلئے جاری اخلاق پر عملدرآمد کیلئے اجلاس

آزاد کشمیر اسمبلی کے انتخابات کو آزادانہ، منصفانہ و غیر جانبدارانہ بنانے کیلئے الیکشن کمیشن تمام ضروری اقدامات عمل میں لا رہا ہے، جسٹس (ر) غلام مصطفیٰ مغل

مظفر آباد (این این آئی) چیف الیکشن کمشنر آزاد جموں وکشمیر جسٹس (ر) غلام مصطفیٰ مغل کی زیرِ صدارت عام انتخابات 2026ء کیلئے جاری شدہ ضابطہ اخلاق پر عملدرآمد، دوران پولنگ قیام امن وامان اور موومنٹ سکیم کے حوالہ سے اعلیٰ سطح کا اجلاس منگل کے روز منعقد ہوا۔ اجلاس میں سینئر ممبر الیکشن کمیشن خواجہ محمد احسن، ممبر الیکشن کمیشن سید نظیر الحسن گیلانی، سیکرٹری الیکشن کمیشن راجہ محمد شکیل خان، کمشنر مظفر آباد ڈویژن بدر منیر، ڈپٹی کمشنر مظفر آباد، نیلم ویلی، جہلم (بقیہ 39 صفحہ 3 پر)

سکیورٹی فورسز کی بروقت کارروائیوں میں مزید 4 دہشت گردوں کو جہنم رسید کیا گیا، محسن نقوی

فتنہ الہندوستان کے دہشت گردوں کے خلاف سکیورٹی فورسز کی موثر کارروائیوں کو قوم قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے، وزیر داخلہ

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے بلوچستان میں جاری آپریشن شعبان کے دوران مزید کامیابیوں کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ فتنہ الہندوستان کے دہشت گردوں کے خلاف سکیورٹی فورسز کی موثر کارروائیوں کو قوم قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اپنے بیان میں وفاقی وزیر محسن نقوی نے کہا کہ پاک فوج، ایف سی بلوچستان اور پولیس کے مشترکہ آپریشن میں غیر معمولی کامیابیاں قابل تحسین ہیں، سکیورٹی فورسز نے فتنہ الہندوستان کے دہشت گردوں کے ناپاک عزائم کو ناکام بنایا۔ انہوں نے کہا کہ سکیورٹی فورسز کی بروقت کارروائیوں میں (بقیہ 38 صفحہ 3 پر)

پاکستان، روس، چین، ایران کے وزرائے خارجہ اگلے ہفتے اکٹھے ہوں گے، ذرائع

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان، چین، ایران اور روس کے وزرائے خارجہ اگلے ہفتے اکٹھے ہوں گے۔ ذرائع کے مطابق وزیر خارجہ اسحاق ڈار اگلے ہفتے کرغزستان جائیں گے جہاں بشکک میں ایس سی او وزرائے خارجہ (بقیہ 25 صفحہ 3 پر)

پاسپورٹ پر جعلی امیگریشن اسٹیمپس کا انکشاف، سیکنڈری پروفائلنگ کے دوران مسافر آف لوڈ

مسافر کے پاسپورٹ کے صفحہ نمبر 7 پر جعلی پاکستانی انٹرنیشنل ڈیپارچر امیگریشن اسٹمپ لگی ہوئی پائی گئی، ایف آئی اے

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی تحقیقاتی ادارہ (ایف آئی اے) امیگریشن کی جانب سے اسلام آباد ائیرپورٹ پر کارروائی کے دوران پاسپورٹ پر جعلی امیگریشن اسٹیمپس کا انکشاف ہوا اور مسافر کو آف لوڈ کردیا۔ ایف آئی اے کے مطابق اسلام آباد ائیرپورٹ میں سیکنڈری پروفائلنگ کے دوران مسافر کو آف لوڈ کردیا گیا، مسافر تھائی ایئرویز کے ذریعے وزٹ ویزے پر ملائیشیا جارہا تھا۔ بیان میں کہا گیا کہ دستاویزات کی تفصیلی جانچ کے دوران مسافر کے پاسپورٹ (بقیہ 37 صفحہ 3 پر)

ایلسیئن ظفر احمد چھلگری کا ڈھاڈر کے قریب متاثرہ جاری کھمبوں کی مرمتی کام کیلئے متاثرہ سائٹ کا دورہ

بولان (این این آئی) ایلسیئن واپڈا سبی ظفر احمد چھلگری نے ڈھاڈر کے قریب نامعلوم افراد کی جانب سے دھماکہ خیز مواد سے تباہ متاثرہ ہائی ٹرانسمیشن لائن کے (بقیہ 44 صفحہ 3 پر)

کوئٹہ، پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر حاجی ولی محمد نورزئی سے فضل محمد فاؤنڈیشن کے سربراہ فضل محمد نورزئی ملاقات کررہے ہیں

آئیسکو کا (آج) کیلئے عارضی بجلی بندش کا شیڈول جاری

اسلام آباد (این این آئی) اسلام آباد الیکٹرک سپلائی کمپنی (آئیسکو) نے بدھ کے لیے عارضی بجلی بندش کا شیڈول جاری کردیا ہے۔ ترجمان آئیسکو کے مطابق ضروری سالانہ سسٹم مینٹیننس، ڈویلپمنٹ ورکس، اے ایم آئی میٹرز تنصیب کے باعث آئیسکو ریجن کے اسلام آباد، راولپنڈی، اٹک، چکوال اور جہلم (بقیہ 23 صفحہ 3 پر)

ڈنکی لگانے کیلئے جانیوالے 12 نوجوان لاپتا، اغوا کاروں کا اہل خانہ سے رقم کا مطالبہ

ایجنٹ نے تین نوجوانوں کی دل دہلا دینے والی فوٹیج بھیجی ہے، اہل خانہ کی حکومت سے مدد کی اپیل

اسلام آباد (این این آئی) بیرون ملک غیر قانونی راستے سے جانے کی کوشش کرنے والے 12 پاکستانی نوجوان لاپتا ہوگئے، اہل خانہ نے اغوا اور تاوان کا دعویٰ کرتے ہوئے حکومت سے فوری مدد کی اپیل کر دی۔ اہل خانہ کے مطابق لاپتا ہونیوالے 12 نوجوانوں میں سے 7 کا تعلق لاہور کے علاقے باٹاپور سے ہے، جبکہ تین کزن دلشاد، اسامہ اور وقاص بھی ان میں شامل ہیں۔ خاندانوں کے مطابق عامر نامی ایک ایجنٹ لاکھوں روپے وصول کرکے نوجوانوں (بقیہ 24 صفحہ 3 پر)

پاکستان میں 440 ٹاورز پر فائیو جی لانچ کردی گئی، چیئرمین پی ٹی اے

اسلام آباد (این این آئی) چیئرمین پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی نے کہا ہے کہ انٹرنیٹ اسپیڈ کو اوریج سے میڈیم پر لے کر گئے ہیں، پاکستان میں 440 ٹاورز پر فائیو جی لانچ کر دی گئی ہے۔

یوم شہداء کشمیر کے بعد بھی سرینگر میں سخت پابندیاں مسلسل جاری

حریت کانفرنس اور سول سوسائٹی کا حق خودارادیت کے لئے جدوجہد جاری رکھنے کا عزم

سرینگر (این این آئی) غیر قانونی طور پر بھارت کے زیر قبضہ جموں وکشمیر میں قابض حکام نے یوم شہداء کشمیر کے موقع پر منگل کو مسلسل دوسرے روز بھی سرینگر میں فوجی محاصرہ اور سخت پابندیاں جاری رکھیں۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق قابض حکام نے مزار شہدا نقشبند صاحب کے دروازوں کو مقفل رکھا اور عوامی اجتماعات کو روکنے کیلئے نوہٹہ اور خواجہ بازار کے علاقوں میں بھارتی پولیس اور پیرملٹری اہلکاروں کی بھاری نفری تعینات رہی۔

وفاقی محتسب کے حکم پر درخواست گزار شہری کا بلاک شناختی کارڈ بحال کرواکر بچوں کا ب فارم دلوادیا

کوئٹہ (این این آئی) وفاقی محتسب کے حکم پر درخواست گزار شہری کا بلاک شناختی کارڈ بحال کروا کر بچوں کا ب فارم دلوا دیا گیا۔ درخواست گزار نے بتایا کہ عرصہ ایک (بقیہ 45 صفحہ 3 پر)

قومی اسمبلی قائمہ کمیٹی کا ملک بھر میں موبائل سروس کے خراب معیار پر شدید تحفظات کا اظہار

اسلام آباد اور کراچی جیسے بڑے شہروں میں بھی کالز کا معیار غیر تسلی بخش ہے، رکن کمیٹی

اسلام آباد (این این آئی) قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اجلاس میں ملک بھر میں موبائل سروس کے معیار پر شدید تحفظات کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت رکن قومی اسمبلی امین الحق نے کی جبکہ کمیٹی ارکان نے مختلف شہروں میں ناقص موبائل سروس پر کھل کر تنقید کی۔ رکن کمیٹی مہیش کمار کا کہنا تھا کہ ملک میں موبائل سروس کی صورتحال انتہائی خراب ہو چکی ہے، پنجاب میں بھی حالات بہتر نہیں جبکہ سندھ میں صورتحال مزید ابتر ہے۔

ڈیرہ بگٹی میں دہشت گردی کے دو واقعات میں 2 افراد زخمی ہوگئے

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) ڈیرہ بگٹی میں دہشت گردی کے دو واقعات میں 2 افراد زخمی ہوگئے۔ پولیس کے مطابق ڈیرہ بگٹی کے علاقے سوئی پولیس تھانے کی حدود دربار عنایت شاہ کے مقام پر نا معلوم (بقیہ 46 صفحہ 3 پر)

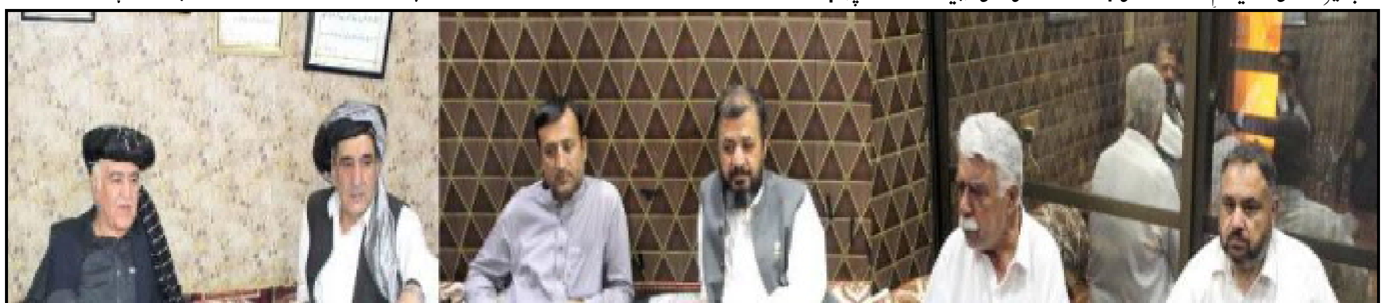

کوئٹہ، بلوچستان امن جرگے کے سربراہ لالہ یوسف خلجی سے قبائلی رہنما سردار احمد غیبزئی، سینیٹر شکور خان غیبزئی ملاقات کررہے ہیں

وزارتِ خارجہ میں اسلام آباد میں مینگو فیسٹیول کا انعقاد کیا گیا

پاکستان کے عالمی شہرت یافتہ آموں کی اقسام، غیر معمولی معیار اور عالمی مقبولیت کو اجاگر کیا گیا

اسلام آباد (این این آئی) وزارتِ خارجہ نے اسلام آباد میں مینگو فیسٹیول کا انعقاد کیا جس میں پاکستان کے عالمی شہرت یافتہ آموں کی اقسام، غیر معمولی معیار اور عالمی مقبولیت کو اجاگر کیا گیا۔ ترجمان وزارت خارجہ کے مطابق سیکرٹری خارجہ سفیر آمنہ بلوچ نے بطور مہمانِ خصوصی تقریب میں شرکت کی۔

ڈیرہ مراد جمالی، چھتر اور بھاگ میں نامعلوم مسلح افراد 4 موٹر سائیکلیں، نقدی اور دیگر سامان لوٹ کر فرار

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) ڈیرہ مراد جمالی چھتر اور بھاگ ڈکیتی کی وارداتیں چار موٹر سائیکل ہزاروں روپے نقدی موبائل فون ودیگر سامان چھین کر فرار ہوگئے۔

امریکا اور اسرائیل کی دھمکی کے بعد ایران کے 2 جزیرے اور ایک شہر دھماکوں سے لرز اٹھا

ایران کے شہر اندیمشک اور دو جزیروں کیش اور قشم میں دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں

تہران (این این آئی) مشرق وسطی میں کشیدگی ایک بار پھر شدت اختیار کرتی دکھائی دے رہی ہے اور ایران کی آبنائے ہرمز میں واقع اہم جزیرے قشم پر بھی دھماکے کی آواز سنی گئی۔ امریکی صدر ٹرمپ اور اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کی جانب سے ایران پر حملوں کی دھمکی کے بعد تین مختلف علاقوں میں دھماکوں کی آوازیں سنی گئی ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی قبائلی اضلاع، بلوچستان اور گلگت بلتستان کے طلبہ کو میٹرک کی مفت تعلیم فراہم

اسلام آباد (این این آئی) علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اپنے سماجی فلاحی مشن کے تحت قبائلی اضلاع، بلوچستان اور گلگت بلتستان کے طلبہ کو میٹرک کی تعلیم مفت فراہم کررہی ہے۔ اس اقدام کا مقصد ملک کے دور افتادہ علاقوں کے بچوں کو معیاری تعلیم کے (بقیہ 27 صفحہ 3 پر)

فوجی جوانوں کی وطن کیلئے قربانی کو تنخواہ سے جوڑنا غیر منصفانہ ہے، احسن اقبال

مولانا فضل الرحمان کا فوجیوں کی قربانی کو تنخواہ کا معاوضہ کہنا اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ نہیں، احسن اقبال

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر احسن اقبال نے سربراہ جے یو آئی مولانا فضل الرحمان کے حالیہ بیان پر ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ فوجی جوانوں کی بے مثال قربانی کو محض تنخواہ کا معاوضہ قرار دینا ناانصافی ہے، یہ اخلاق کے تقاضوں کے مطابق ہے اور نہ ہی اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر جاری اپنے ایک بیان میں انہوں نے سربراہ جے یو آئی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا صاحب! آپ سے ہمارا تعلق ہمیشہ احترام کا رہا ہے، اسی احترام کے جذبے کے تحت چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کے حالیہ بیان سے یہ تاثر پیدا ہوا کہ آپ نے جذبات کی رو میں بہہ کر ہمارے شہدا کی عظیم قربانیوں کی قدر و منزلت کو کم کرکے پیش کیا، اس سے نہ صرف میرے بلکہ کروڑوں پاکستانیوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں، ہمارے فوجی جوان اور افسر محض ایک پیشہ انجام نہیں دیتے، بلکہ وہ ہر لمحہ (بقیہ 50 صفحہ 3 پر)

پاکستان علماء کونسل اور انٹرنیشنل تعظیمِ حرمین شریفین کونسل کی حوثیوں کے سعودی عرب پر بیلسٹک میزائل حملے کی شدید مذمت

دونوں تنظیمیں خطے میں امن، استحکام اور حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے سعودی عرب کی تمام کوششوں کی بھرپور حمایت جاری رکھیں گی، حافظ طاہر اشرفی

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان علماء کونسل اور انٹرنیشنل تعظیمِ حرمین شریفین کونسل نے مملکتِ سعودی عرب پر حوثی گروہ کی جانب سے کیے گئے بیلسٹک میزائل حملے کی (بقیہ 52 صفحہ 3 پر)

ڈیرہ مراد جمالی مختلف واقعات ایک خاتون سمیت تین افراد کو قتل کر دیا گیا

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) ڈیرہ مراد جمالی مختلف واقعات ایک خاتون سمیت تین افراد کو قتل کر دیا گیا ملزمان فرار ہوگئے پولیس کے مطابق جعفرآباد کے علاقے ڈیرہ اللہ یار میں مبینہ طور پر غیرت کے نام پر فائرنگ کر کے خاتون کو قتل کر دیا گیا واقعے کے بعد ملزمان فرار ہوگئے۔

ڈیرہ اللہ یار میونسپل کارپوریشن کے سرکاری ملازم پر مسلح افراد کا حملہ زخمی کر دیا

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) ڈیرہ اللہ یار میونسپل کارپوریشن کے سرکاری ملازم پر مسلح افراد کا حملہ زخمی کر دیا گیا۔ پولیس کے مطابق ڈیرہ اللہ یار میونسپل کارپوریشن ڈیرہ اللہ یار کا سرکاری ملازم صدرالدین جمالی صحبت پور چوک پر النور شاپ سینٹر پر عدالتی نوٹس کی تکمیل کروانے پہنچے تو چند نا معلوم مسلح افراد نے ان پر حملہ کر دیا۔

گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل سے حسیب خان مندوخیل اور ملک نصیر خان مندوخیل ملاقات کررہے ہیں

وفاقی وصوبائی لاافسران کی تعیناتی کے لیے لازمی اہلیت کی تفصیلات سامنے آگئیں

وفاق میں ڈپٹی اٹارنی جنرل کے لیے سپریم کورٹ کا جج مقرر ہونے کی اہلیت ہونا لازمی ہے، رپورٹ

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی اور صوبائی لا افسران کی تعیناتی کے لیے لازمی اہلیت کی تفصیلات سامنے آگئیں۔ دستاویزات کے مطابق وفاق میں ڈپٹی اٹارنی جنرل کے لیے سپریم کورٹ کا جج مقرر ہونے کی اہلیت ہونا لازمی ہے، اسی طرح پنجاب میں ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کے لیے سپریم کورٹ کا ایڈووکیٹ ہونا لازمی ہے۔ پنجاب میں ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کے لیے ہائی کورٹ میں 10 سال کی وکالت کا تجربہ لازمی ہے۔

صوبائی مشیر بلدیات ودیہی ترقی نوابزادہ امیر حمزہ خان زہری سے خضدار سے تعلق رکھنے والے مختلف سیاسی وقبائلی رہنما ملاقات کررہے ہیں

ٹیلی نار پاکستان پرائیویٹ لمیٹڈ کے پاک ٹیلی کام موبائل لمیٹڈ میں انضمام کی منظوری

ٹیلی نار پاکستان کے تمام اثاثے، جائیدادیں، حقوق اور واجبات پاک ٹیلی کام موبائل لمیٹڈ کو منتقل ہوجائیں گے

اسلام آباد (این این آئی) اسلام آباد ہائی کورٹ نے ٹیلی نار پاکستان پرائیویٹ لمیٹڈ کے پاک ٹیلی کام موبائل لمیٹڈ (یوفون) میں انضمام کی منظوری دے دی۔ جسٹس خادم حسین سومرو نے درخواست منظور کرنے کا فیصلہ جاری کرتے ہوئے قرار دیا کہ ٹیلی نار پاکستان کے تمام اثاثے، جائیدادیں، حقوق اور واجبات پاک ٹیلی کام موبائل لمیٹڈ کو منتقل ہوجائیں گے۔

واشنگٹن ڈی سی میں عالمی امن کانفرنس، پاکستانی کردار کو خصوصی خراجِ تحسین

پاکستان نے امن کے قیام اور تعمیری سفارتکاری کے فروغ میں مثبت کردار ادا کیا، مقررین

واشنگٹن ڈی سی (این این آئی) امریکی دارالحکومت واشنگٹن ڈی سی میں یونیورسل پیس فیڈریشن (یو پی ایف) کے زیرِ اہتمام امن کے سفیروں کی سہ ماہی عالمی اسمبلی کا باوقار انعقاد کیا گیا، جس میں مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی سفارتی شخصیات، سابق وموجودہ حکومتی عہدیداران، قانون سازوں، فوجی قیادت، مذہبی رہنماؤں، سماجی کارکنوں اور امن کے سفیروں نے شرکت کی۔

قومی میڈیا بلوچستان کو صرف کرائم نیوز تک محدود نہ رکھے، میر سرفراز بگٹی

ترقی اور عوامی فلاح کے اقدامات بھی اجاگر کیے جائیں: وزیراعلیٰ بلوچستان

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے قومی میڈیا چینلز کے کوئٹہ بیوروز کی بندش اور میڈیا ورکرز کی برطرفیوں پر ایک بار پھر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ میڈیا ہاؤسز کے مالکان کو غریب اور محنت کش میڈیا کارکنوں کے مسائل کا احساس کرنا ہوگا۔

صوبائی حکومت گڈ گورننس، شفافیت اور عوامی خدمت کو اولین فوقیت دیتی ہے، شکیل قادر خان

صوبائی انتظامیہ نے عوامی فلاح و بہبود، روزگار کے مواقع کی فراہمی اور بنیادی سہولیات کو یقینی بنانے کے لیے متعدد اسٹریٹجک اقدامات شروع کیے ہیں، چیف سیکرٹری بلوچستان

کوئٹہ (این این آئی) چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان نے کہا ہے کہ صوبائی حکومت گڈ گورننس، شفافیت اور عوامی خدمت کو اولین فوقیت دیتی ہے، صوبائی انتظامیہ نے عوامی فلاح و بہبود، روزگار کے مواقع کی فراہمی اور بنیادی سہولیات کو یقینی بنانے کے لیے متعدد اسٹریٹجک اقدامات شروع کیے ہیں جن کا مقصد طویل المدتی سماجی واقتصادی استحکام کو یقینی بنانا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے نیشنل ورکشاپ کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ چیف سیکرٹری نے کہا کہ صوبائی حکومت نے صوبے کی سماجی و معاشی حالت تبدیل کرنے کے لیے دس سالہ جامع ترقیاتی منصوبہ شروع کیا ہے اس منصوبے کا بنیادی مقصد پائیدار اقتصادی ترقی کو فروغ دینا، عوامی خدمات کی فراہمی میں اضافہ کرنا، اور (بقیہ 47 صفحہ 3 پر)

ایران کیلئے جاسوسی کرنے کا الزام، بحرین میں میں 3 افراد کو عمر قید کی سزا

مناما (این این آئی) بحرین میں ایران کیلئے جاسوسی کرنے کے الزام میں 3 افراد کو عمر قید کی سزا سنا دی گئی۔ بحرینی حکام کے مطابق ایرانی پاسداران انقلاب کے لیے جاسوسی کے جرم میں 3 افراد کو عمر قید کی سزا سنائی گئی ہے۔

نئی آٹو پالیسی موخر، حکومت کا موجودہ آٹو پالیسی میں ایک سال توسیع کا فیصلہ

وزارت صنعت وپیداوار آئی ایم ایف سے مشاورت میں نئی آٹو پالیسی کا موثر دفاع نہ کرسکی، ذرائع

اسلام آباد (این این آئی) نئی آٹو پالیسی پر آئی ایم ایف اور ٹیرف پالیسی بورڈ کیساتھ مذاکرات تاحال کامیاب نہیں ہوسکے جس کے باعث حکومت نے موجودہ آٹو پالیسی میں ایک سال کی توسیع پر اتفاق کیا ہے۔ ذرائع وزارت صنعت و پیداوار کے مطابق نئی پالیسی کو حتمی شکل دینے کیلئے آئی ایم ایف سمیت متعلقہ اداروں سے مزید مشاورت جاری رہے گی۔

بھارتی حکومت کی ہٹ دھرمی مسئلہ کشمیر کے حل میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے، حریت کانفرنس

سرینگر (این این آئی) کل جماعتی حریت کانفرنس نے کہا ہے کہ بھارتی حکومت کی ہٹ دھرمی پر مبنی پالیسی مسئلہ کشمیر کے حل اور خطے میں پائیدار امن کے قیام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

ایک ہی شخص نے کئی کمپنیاں بنائیں، تمام ٹول پلازہ اسی کو دیے گئے، قائمہ کمیٹی اجلاس میں انکشاف

فنڈز کی عدم فراہمی کی وجہ سے منصوبوں میں تاخیر ہوتی ہے، این ایچ اے حکام کی کمیٹی کو بریفنگ

اسلام آباد (این این آئی) قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی کے اجلاس میں انکشاف ہوا ہے کہ ایک ہی شخص نے کئی کمپنیاں بنائیں، تمام ٹول پلازے اسی کو دیئے گئے۔ سید حفیظ الدین کی زیر صدارت قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی مواصلات کی ذیلی کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں ترقیاتی منصوبوں کی وقت پر عدم تکمیل پر اظہار برہمی کیا گیا۔

پنجگور پولیس نے چھینی گئی موٹر سائیکل برآمد کرکے ملزم کو پسٹل سمیت گرفتار کرلیا

پنجگور (این این آئی) پنجگور پولیس کی کارروائی گزشتہ روز چتکان میں رہزنی کی واردات کے دوران امیر بخش نامی شہری کو مزاحمت کرنے پر گولی مار کر زخمی کرنے والا ملزم کو 24 گھنٹے کے اندر گرفتار کرکے چھینی گئی موٹر سائیکل اور واردات میں استعمال ہونے والا ٹی ٹی پسٹل برآمد کرلیا گیا ایس ڈی پی او امیر جان (بقیہ 48 صفحہ 3 پر)

پاک فوج صرف ایک ادارہ نہیں، قوم کے وقار، سلامتی اور بقا کی علامت ہے، طارق فضل

ہماری پرسکون نیند اور آزادی سرحدوں پر تعینات جوانوں کی قربانیوں کی مرہونِ منت ہے، وفاقی وزیر

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور ڈاکٹر طارق فضل چوہدری نے کہا ہے کہ پاک فوج صرف ایک ادارہ نہیں، قوم کے وقار، سلامتی اور بقا کی علامت ہے۔

نیشنل پارٹی کی سابق رکن بلوچستان اسمبلی یاسمین لہڑی کے والد قبائلی شخصیت نور احمد لہڑی اغواء

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) ضلع کچھی میں نیشنل پارٹی کی سابق رکن بلوچستان اسمبلی یاسمین لہڑی کے والد قبائلی شخصیت نور احمد لہڑی کو نامعلوم مسلح افراد نے اغواء کرلیا۔ واقعہ گزشتہ شب انکے آبائی گاوں حسین اباد میں پیش ایا واقعے کی بعد پولیس نے پورے علاقے (بقیہ 49 صفحہ 3 پر)

صوبائی وزیر اقلیتی امور رمیش سنگھ اورڑہ سڈنی میں سکھ میوزیم کا دورہ کررہے ہیں